گلبانگِ رفتہ

مشرق و مغرب کے نامور شعراء کی شاہکار تخلیقات

کے

منظوم اردو تراجم

چندر شیکھر عکس بھارتی

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

کتاب کا نام : **گلبانگِ رفتہ**

مصنف کا نام و پتہ :چندر شیکھر عکس بھارتی۔

(ریٹائیرڈ پرنسپل)

وارڈ نمبر ۳ ''وسنت وِہار''

چمبہ گھاٹ، سولن (پن کوڈ۔۱۷۳۲۱۳)

(ہماچل پردیش)

سال اشاعت : ۲۰۰۵ء

تعداد : ۵۰۰

کمپوزنگ : انصاری عبداللہ، اظہار اشرف نگر، (مالیگاؤں)

طباعت : ''طالبِ علم''....(مالیگاؤں)۴۲۳۲۰۳

ملنے کے پتے-------------------

(1)..... Chander Shekhar Aks Bharti
Rtd.Princpal....Ward No.3
VasntVihar,CHAMBAGHAT.SOLAN
(Himachal Pradesh) 173213

(2)...... Ateeque Ahmad Ateeque
454,Naya Pura-Malegaon (M.S.) 423203

اِنتساب

سراپا باغ و بہار مکرّمی پرنسپل امیر چند بہار۔

ریٹائرڈ اے۔ ای۔ ایس (i) فرید آباد (ہریانہ) کے نام

جنہوں نے ہزاروں طالبانِ علم کے دلوں میں علم کے گلشن کھلائے۔ صدر شعبۂ انگریزی رہے۔ ایک بلند پایہ شاعر جن کے مسحور کن منظوم اردو تراجم سے متاثر ہو کر میرے دل میں مختلف زبانوں کی منظومات کے شعری تراجم کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور ذوقِ علم و ادب کی قندیل میرے دل میں روشن ہوئی۔

22/6/11

عکسؔ بھارتی

سلام و نیاز

مشرق و مغرب کے خُلد آشیاں شعرا کو

جن کے افکار کو بزبانِ اردو اِس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔

اور زمانۂ سلف کے

اُن پاکباز رِشتوں اور کامل فقیروں کی ارواحِ پاک کو

جنہوں نے سنسکرت اور فارسی زبانوں میں خدائی پیام

دِیا۔ تا کہ اہلِ دُنیا آلامِ زمانہ سے نجات حاصل کر سکیں۔

وہ خدائی پیام جو

منظوم اُردو تراجم کی شکل میں کتابِ ہٰذا میں درج ہے۔

اور

سلام و تحسین ایسے ہر انسان کو

جو حُب العالمی، پُر امن بقائے باہمی، قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ آہنگی،

مذہبی رواداری، مساوات اور علوئے اخلاق میں یقین رکھتا ہے

"بولہب را حیدرِ کرار کُن"

عکس بھارتی

مندرجات

☆☆☆

گلبانگِ رفتہ ——— یاصدائے الرّحیل

از:۔ عبدالمجید سرور (ایڈیٹر سرور ٹائمز) بیت مریم۔ باغ الحق۔ مالیگاؤں

اردو کی خوش نصیبی یہ ہے کہ اسے ابتداء سے ہی ایسے باکمالوں کی رفاقت وسرپرستی حاصل ہوتی رہی ہے۔ جو نہ تو اردو سماج سے ابھرے تھے، اور نہ اردو تہذیب کے پروردہ تھے، لیکن یہی وہ اہلِ علم وقلم ہیں جنھوں نے اردو زبان کے معیار اور اس کی قدر کو حد کمال تک لے جانے میں بہترین کارنامے انجام دیئے ہیں۔ خباب چندر شیکھر عکسؔ بھارتی کا شمار انہیں باکمالوں میں کیا جائے گا۔ عکسؔ بھارتی نے مشرق ومغرب کے نامور شعراء کی شاہکار منظوم تخلیقات کو اردو کے قالب میں ڈھال کر ''گلبانگِ رفتہ'' پیش کر کے اردو کے علمی خزانے کو مالا مال اور سرفراز کیا ہے۔ دنیا کے ان قلندروں کی صداؤں میں زندگی اور تجربات کے وہ رمزو اسرار، موجود ہیں۔ جنھیں عالمی ادب کے ہیرے، موتی اور زمّرد کہا جاسکتا ہے۔ جو ترجمہ ہے، مثالی اور کامیاب ہے۔ جو انتخاب ہے۔ وہ عکس بھارتی کی نگاہِ انتخاب کی بلندی گہرائی اور گیرائی کا آئینہ دار ہے۔

گلبانگِ رفتہ میں ہندوستان، پاکستان، شیراز (ایران) کے شعراء کے علاوہ سنسکرت کے عالموں اور ودوانوں، فارسی اور انگریزی کی شاہ کار اور ناقابلِ فراموش تخلیقات کے اردو تراجم شامل کئے گئے ہیں۔ خود عکس بھارتی صاحب کی طبع زاد شاعروں کی تعارفی نظمیں، اور تمہید یئے بھی خاصے کی چیز ہیں۔ ان کی وجہ سے گلبانگِ رفتہ کی قدر و قیمت، اس کے حسن ووقار میں زبردست اضافہ ہوگیا ہے۔ اور وہ مشک بن گیا ہے۔ کہ جس سے اردو ختن اندر ختن مہک اُٹھی ہے۔ اور کسی عطار کو اس کی فضیلت اور خوشبو کے بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اقوامِ متحدہ کے اعداد وشمار کے مطابق چینی اور انگریزی زبان کے بعد ''اردو'' پوری دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے اُردو اپنی اساس مزاج اور فطرت کے لحاظ سے بین الاقوامی زبانوں کی انجمن ہے۔ علاّمہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی چڑیا کوٹی کی تحقیق میں اردو۔ دو لفظوں سے مرکّب ہے۔ سنسکرت اور فارسی۔ سنسکرت میں ''اُر'' کے معنی دل۔ اور فارسی میں دو کے معنی دو ہوتے ہیں ۔اس طرح اردو ''دو دلوں'' اور قوموں کے ملاپ کی علامت ہے۔ اور پورالفظ اردو۔ ترکی زبان سے لیا گیا ہے۔ اس طرح۔ سنسکرت۔ ترکی اور فارسی سے اردو زبان کا خمیر گوندھا گیا ہے۔

جناب چندر شیکھر عکس بھارتی نے گلبانگِ رفتہ میں ملتان (پاکستان) کے خدارسیدہ بزرگ شمس تبریز کی فارسی حمد سے شیخ فریدالدین عطارؔ تک جملہ ۹۔ فارسی منظومات کے اردو ترجے

شامل کئے ہیں۔ بلبلِ ہند مسز سروجنی نائیڈو سے انگریزی زبان کے مشہور آفاق شاعر پوپ تک انگریزی کی ۱۵۔تخلیقات کے کامیاب اردو ترجمے کئے ہیں۔

بھج کے ادھیائے نمبر ۳۴ کے منتر۔ بھج گوبندم تک سنسکرت زبان کے دو شاہکاروں کا اردو ترجمہ بھی گلبانگ رفتہ میں شامل کیا ہے۔ جس سے اس کی قدر قیمت میں ہزار گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

ان کے علاوہ عکسؔ بھارتی کی طبع زاد شاعری کا رنگ بھی اس میں خوب نکھر کر سامنے آ گیا ہے۔ پہلی طبع زاد نظم ریل گرنن چارلس سون برن، شاعر کے تعارف میں کہی گئی ہے۔ ''سر بسر ایک المیہ انسان کی تقدیر کا شیکسپیئر کا منظوم اور بامعنیٰ تعارف ہے۔ ہجو مُشتعل کی سنگساری پر مجاہد کے تاثرات الیگزینڈر پوپ کا منظوم تعارف۔ ہم آہنگئی عالم کے عنوان پر طبع زاد نظم ہردے کتھا (شیو سنکلپ شوکت کو تمہیدی رنگ میں پیش کر کے اپنی قدرتِ کلام اور تبحرِ علمی کا ثبوت دیا ہے۔ بلبلِ ہند سروجنی کی نظم Indian - Weavers کا ترجمہ ''بھارتی جولاہے''۔ دیکھ کر غلامی کے دور کی یاد آجاتی ہے۔ جب غیر ملکی غاصبوں نے اونچ نیچ، پست و بلند اور پیشوں کے اعتبار سے مراتب ادنیٰ، اور اعلیٰ کا فرق قائم کرنے کی اور دانستہ کوشش کی تھی۔ جس کو ختم کرنے کے لئے مہاتما گاندھی کی قیادت میں خود مسز سروجنی نائیڈو نے سرگرم جدوجہد میں قاعدانہ حصّہ لیا تھا۔ لفظ جولاہے، عہد غلامی کی ذلّت کی یادگار اس لئے اب اس کا استعمال ہی کر دینا۔ قوم و ملک کے مفاد کا تقاضا ہے۔

انگریزی لفظ Weaver کا اردو بہت آسانی اور روانی سے پارچہ باف کہا جا سکتا ہے۔ اِس طرح Indian - Weavers کا ترجمہ ہندوستانی پارچہ باف کیا جاتا تو تنافر نہ پیدا ہوتا۔ فل اسکیپ کے ۱۵۵ صفحات کے نسخے پر مشتمل یہ کتاب ہندوستانی روب میں ہی نہیں عالمی ادب میں بھی اپنا نقش چھوڑ جائے گی۔ جناب چندر شیکھر عکسؔ بھارتی کئی زبانوں پر عبور اور دسترس رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ادب، نثر و نظم دونوں کے رموز و نکات جانتے ہیں ایک زبان کی تخلیق کا اردو زبان میں انہوں نے جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ ان کی مشاقی اور قادر الکلامی کا مظہر ہیں۔ اس لئے انہوں نے جن تخلیقات کو منتخب کیا ہے۔ وہ ان کے ذوق و وجدان کی صحت و بلندی کے نشان بَر ہیں۔

ترجمے۔ زبانوں کے باہمی لین دین کا ذریعہ ہیں۔ جن سے زبانوں میں قربت پیدا ہوتی ہے۔ نئے الفاظ نئے محاورے، نئی کہاوتوں سے زبانیں مالا مال ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ قربت۔ یہ

لین دین یہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ تہذیبی اور تمدنی قربت کی راہیں بھی اُس سے کھلتی ہیں۔
''مترجم ایک طرح سے تہذیبی و تمدنی تجدید کے محرکات کا کام کرتا ہے۔ جب وہ تر
کرتا ہے۔ تب وہ زبان کا ترجمہ نہیں کرتا، بلکہ ترجمہ کی شکل میں ایک سماج کے تہذیب و تمدن
دوسرے سماج کے تہذیب و تمدن سے حسین امتزاج پیدا کرتا ہے۔ ترجمے کا اصل الاصول، تہذ
و تمدن ہی ہے۔ زبان تو محض اس کا ذریعہ ہے۔ (رمیش چندر ہندوستانی زبان صفحہ ۴۲)
ایک اور محقق اور عالم کہتے ہیں۔
''اصل مواد اور اس کے مصنف سے محبت و مودت کے بغیر تراجم کا یہ کام ممکن نہیں''
(عتیق احمد عتیق۔ ''دو آتشہ'' آخری ٹائٹل کا آخری صفحہ)
ڈاکٹر اعجاز حسین آگے بڑھ کر کہتے ہیں۔ ''مترجم تخلیق کار سے کسی سطح پر کم تر نہیں ہو
جس طرح تخلیق کار کا درجہ ہوتا ہے، ترجمہ بھی وہی اعتبار قائم کرتا ہے۔
لیکن کتنے افسوس اور دکھ کی بات ہیکہ ہمارے مترجمین کو، ہمیشہ تخلیق کار سے کم درج
گیا ہے'' (ہندوستانی زبانوں کا ادبی لین دین) ہندوستانی زبان صفحہ ٦٦
جناب چندر شیکھر عکس بھارتی کے تراجم میں یہ تمام وصف بخوبی دریافت کئے جا
ہیں۔ مترجم نے اصل زبان کے ترجمے کی وہ روح بھی پیوست کرنے میں کامیابی حاصل کی
جو تخلیق کا جوہرِ اصلی ہے۔ عکس بھارتی، اردو، فارسی اور سنسکرت زبانوں سے واقف ہیں۔ ان کا
وادبی فکر و منصب معروضی نہیں، احتسابی بھی ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے پورے گلبانگ
میں ناصحِ مشفق اور محتسب بننے کی کہیں کوشش نہیں کی ہے۔ بلکہ ترجمہ میں روحِ تخلیق اُتار
طرف توجہ دیا ہے۔
گلبانگِ رفتہ کے انتساب، اور سلام و نیاز کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔
مشرق و مغرب کے ان خلد آشیاں شعراء کو ________
جن کے افکار کو بہ زبانِ اردو اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے ________
اور زمانہء سلف کے ________
اُن پاک باز، رشیوں اور کامل فقیروں کی ارواحِ پاک کو ________
جنہوں نے سنسکرت اور فارسی زبانوں میں خدائی پیام دیا ________
تا کہ اہلِ دنیا، آلامِ زمانہ سے نجات حاصل کر سکیں ________

وہ خدائی پیام جو ـــــــ
منظوم اردو تراجم کی شکل میں کتابِ ھٰذا میں درج ہے ـــــــ
اور سلام و تحسین ـــــــ
ایسے ہر انسان کو ـــــــ
جو حُبّ العالمی ـ پُر امن بقائے باہمی ـ قومی یکجہتی ـ فرقہ وارانہ ہم آہنگی ـــــــ
مذہبی رواداری ـ مساوات اور علوئے اخلاق میں یقین رکھتا ہے ـــــــ
"بولہب را، حیدرِ کردار کُن" (اسی کتاب سے)

یہ اقتباس مترجم کی اردو، فارسی دانی ـ اسکی فکری سمیت سفر، اس کا صالح اور صحت مند انداز فکر واضح کرنے کے لئے کافی ہے اس کے پڑھنے سے قاری کو اندازہ ہو جاتا ہے ـ جو کچھ وہ پڑھ رہا ہے اور جو پڑھنے جا رہا ہے ـ وہ نرا سادہ ـ سپاٹ بے روح اور بے مغز ترجمہ نہیں ہے ـ بلکہ ان میں زندگی کی ان حقیقی اقدار کا تیج بھی شامل ہے ـ جو دنیا کو ارتقاء کی ان بلندیوں کی طرف لے جا سکتا ہے ـ جو انسانیت کا مطلوب و مقصود ہیں ـ

گلبانگِ رفتہ کا پہلا منظوم ترجمہ ملتان (پاکستان) کے صوفی شاعر حضرت شمس تبریز کی فارسی حمد ـ "خلعتِ لا الٰہ الاّ ھو"

مصطفیٰؐ یافت در شبِ معراج — خلعتِ لا اِلٰہ الاّ ھو
پاک پوشاک کلمۂ حق کی — بابِ یزداں سے مصطفےٰؐ کو ملی
شبِ معراج کو ہوئی یہ عطا — خوب ہے لا اِلٰہ اِلاّ ھو

عکسِ ترجموں میں وضاحت اور ترجمانی کا حسن بھی شامل ہو کر اُن کی افادیت میں اضافہ کرتا ہے، اسے نقص اور ترجمہ کا عجز نہیں قرار دیا جا سکتا ـ اور نہ اسے حشو و زوائد اور غیر ضروری تفصیلات کے اضافے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ـ یہ مترجم کا خلوص جو تخلیق کی روح پڑھنے والوں کے دل و دماغ میں اُتار دینا چاہتا ہے ـ

حمد کے بعد نعت شامل کی گئی ہے ـ سعدی شیرازی کی وہ فارسی نعت اُنھوں نے انتخاب کی ہے، جس کے لئے اُنھیں کافی ذہنی کاوش کرنی پڑی ہے ـ

نہ ازلات و عزیٰ بر آورد گرد — کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

ترجمہ:- ہوئے لات و عزیٰ سے منکر سبھی — مٹی قدر توریت و انجیل کی

شعر کی نثر اس طرح ہوگی۔ لوگ لات وعزیٰ کی خدائی سے آزاد ہوگئے۔ توریت وانجیل منسوخ کردی گئیں یعنی اِن کے احکامات منسوخ قرار دے دیئے گئے، لیکن اِن کی آسمانی کتابیں ہونے کی قدرومنزلت قائم رہی۔ ترجمے میں فارسی مصرعے کا حسن بیان شامل کرنے کی ضرورت تھی۔ حضرت حاجی امدادؒاللہ مہاجر مکّی کی نعت۔ ''رفتم چو مکّہ''

شمس تبریزی کی نظم ''من خود رانمی دانم'' کا انتخاب مترجم کے ذوق سلیم واطہر کا آئینہ دار ہے۔

الا یا شمس تبریزی، چرا مستی و مد ہوشی   بجز مستی و مد ہوشی، دگر چیزے نمی دانم

ترجمہ:- سوائے شمس تبریزی کسے ہو، دعویٰ مستی   نہیں واقف کسی سے وہ بجز مستی و مد ہوشی

جیمس کیر کپ کی شاہکار نظم No Men Are Foriegn غیر کوئی نہیں۔ کی نظم کا یہ شعر فطری اور معنوی بلندی اور ارتفاع کے لحاظ سے ایک مقام ومرتبہ رکھتا ہے۔

Remember - No Men Are Strange - No - country - foriegn

Be - Neath all uniform ,a single body breathes - like ours

عکس بھارتی کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے:-

یاد رکھیئے! اس زمیں پر غیر کوئی بھی نہیں

کوئی بھی انسان، دُنیا میں نہیں ہے اجنبی
کوئی پہراوا، کسی کا ہو، مگر ہر جسم میں
سانس لیتی ہے، جو ہستی ہے یقیناً ایک ہی

انگریزی نظموں کے تراجم میں مترجم کے فطری جوہر کھل کر سامنے آتے ہیں۔ انگریزی ادب کے بحر ذخار کی غواصی اور اس میں سے ہیرے اور جواہرات چن کر لانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، اس پہلو سے جناب عکس بھارتی کی غواصی اور گہرے فکری سمندروں کے صدف سے آبدار موتی کی دریافت بلاشبہ قابل داد ہی نہیں پلکوں سے چن لینے کے قابل ہے۔

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو کی نظم (Indian - Weavers) ہندوستانی پارچہ باف ایک ایسا انتخاب ہے۔ ایل گرنن چارلس سون برن (1909 - 1837) کی نظم

(From Atlanta cly don)______Tragic - desting of man

کا منظوم ترجمہ ''سربسر اک المیہ انسان کی تقدیر کا''۔ کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔ مترجم نے شاعر کا منظوم تعارف خود لکھا ہے جس کی وجہ سے نظم کی معنویت، اس کا کٹیلا اندازِ بیان

اور بھی واضح ہوگیا ہے۔شاعر کے بارے میں وہ بتاتے ہیں۔

مختلف اوروں سے ہے اس کی سوانح عمری — عمر بھر اسکی طبیعت میں رہا شر و فساد

نئے اسلوب کا شاعر تھا وہ رومان پرست — اسکے شعروں کے ترنم کی ملے گی نہ مثال

مدتوں پیرس ولندن کے وہ رندوں میں رہا — تا کہ کچھ فطری ارادوں کی کر کے وہ تکمیل

اک عجب پیاس سی تھی روح وبدن میں اسکے — ورنہ اخلاقی اُصولوں سے نہ تھا بیر اسے

آخری بیس۔ برس عالمِ بیماری میں — اپنے اک دوست وہ "ڈنٹس" کے تحفظ میں رہا

اٹلانٹاان کالیڈن۔اس کی شاہکار نظم ہے۔تمہید نظم کے اشعار مترجم عکس بھارتی نے کہے ہیں۔اور خوب ماحول بنادیا ہے۔جبکہ نظم یوں شروع ہوتی ہے۔

Before the begning of years
There came to the making of man
''Time''with a gift of tears
'Grief - with a glass that ran

اب اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

بات یہ اتنی پُرانی ہے کہ جب
وقت کا کوئی تصوّر ہی نہ تھا
نوعِ انسان کی ہوئی تخمیر جب

سب سے پہلے "وقت" آیا اس کے پاس
ہاتھ میں سوغات اشکوں کی لئے
اور رنج وغم کی اک شیشہ گھڑی
وقت کا ہوتا رہے جس سے شمار
کانچ کے اس ظرف سے گرتی رہے
ریت پیہم وقت کے لمحات کی
جس سے ہوا اچھے دنوں کا انتظار

۱۲۔شعروں پر مشتمل اس نظم میں انسان کو عطا کئے ،مختلف قویٰ کے بارے میں بڑی فکر انگیز باتیں۔نہایت شاعرانہ اسلوب والفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔آخری شعر میں شاعر کہتا ہے۔

He Weaves and is clothes with derision
Sows . and he shall no reap
His life is a watch or a vision
Between a sleep and a sleep

ترجمہ:- خود فریبی کے وہ رنگیں پارچے
عمر بھر بُن کے پہنتا ہی رہے
بوئے، محنت سے جو وہ فصلِ مراد
کاٹنی اس کے مقدر میں نہ ہو
پہرے داری عمر بھر کرتا رہے
محض رکھوالی ہوا اس کی زندگی
جنم سے قبل اور پھر بعد از ممات
دونوں عالم ایک لمبی نیند میں
اور جو وقفہ ہے ان نیندوں کے بیچ
اسمیں ہے، اک خواب، خالی زندگی

Virtue (خوبیِ کردار) جارج ہربرٹ (1593 - 1633) کی نظم شامل کر کے جناب عکس بھارتی نے نظر اور نظریہ دونوں کی صحت مند شناخت قائم کی ہے۔ ولیم لینگ لینڈ کا تعارف مترجم نے منظوم لکھ کر اس شاعر کی سخت و سنگلاخ زندگی کے بارے میں بڑے پُر اثر انداز میں قارئین کے علم میں اضافہ کیا ہے۔ ورنہ اگر صرف اس کی نظم کا منظوم ترجمہ ہی شامل ہوتا تو وہ بات نہ ہوتی، ولیم لینگ لینڈ (1332 - 1400) کی نظم (Love , The Supreme - Guide) محبت رہبرِ اعلیٰ ہے سے انگریزی شاعروں اور اردو کے شاعروں کے نظریہءِ محبت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

(The Diffodile) نرگس کے پھول۔ ورڈس ورتھ کی خوبصورت، موضوعاتی نظم ہے۔ جو زمانۂ طالبِ علمی میں ہم نے اپنے انگلش ریڈر میں پڑھی تھی۔ اور تب سے اس کی کیف سامانی سے فکر و قلم لذّت یاب ہو رہے تھے، جنابِ عکس بھارتی نے اس نظم کا منظوم، رواں اور با محاورہ ترجمہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ورڈس ورتھ کی ایک دوسری نظم (we Are Seven) ہم

...مات ہیں کا ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ جوان کے حسن اور بامعنی انتخاب اورفن کے پارکھ ہونے کا
ثبوت ہے۔
شیکسپئر کا تعارف، جو مترجم نے لکھا ہے۔ منظوم ہے۔ لیکن میٹر اور مواد کے لحاظ سے اس
...س اردو والوں کے جاننے کے لئے بہت کچھ ہے۔ ٹینی سن کی لیڈری کلئیر۔ آرتھر ہوگ کلاغ کی
...ظم۔ ''مت کہو سنگھرش کا کوئی صلہ ملتا نہیں۔

(Say not , The struggle nought available) لارڈ ٹینی
...ن کی نظم "The Eagle" ''عقاب ایک اور شاہ کار نظم ہے۔ جس کا منظوم ترجمہ گلبانگِ رفتہ
...کے وزن میں اضافہ کرنے والا ہے۔
براؤننگ (1889 - 1812) کی نظم The patriot محبِ وطن۔ ایک پُرانی
...ستان کے عنوان سے سامنے آتی ہے۔
اطمینان۔ ھجومِ مشتعل کی سنگساری پر مجاہد کے تاثرات۔ مترجم کی طبع زاد تخلیقات ہیں۔
...ر فکروفن اور معنٰی کے اعتبار سے خاصی تہ دار اور بلیغ ہیں۔ اُلیگ زینڈ پوپ کا تعارف جناب عکس
...ارتی نے اپنے مخصوص انداز میں خود منظوم لکھا ہے۔
(The charge of light brigade) World's لائٹ بریگیڈ کی
...ار۔ او۔ لیور گولڈ اسمتھ (1774 - 1728) کی نظم پاگل کتے کا مرثیہ رابرٹ great
hormony ہم آہنگیِ عالم الیگزیڈر پوپ (1744 - 1688) کی فکر انگیز نظم ہے۔ جناب
...س بھارتی نے اس کا شستہ، رواں اردو منظوم ترجمہ کیا ''قصیدۂ تنہائی''۔ پوپ کی ایک اور نظم ہے۔
در فضیلتِ علم کے عنوان سے سعدیؒ کے پند نامہ اشعار کے تراجم بھی گلبانگِ رفتہ کی
...درانہ شان میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور متراجم کے حسنِ انتخاب کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔
پند نامۂ شیخ فریدالدین عطارؒ۔ (در بیانِ فوائدِ خاموشی۔ چپ رہنے کے فائدوں کے
...ں میں بھی شیخ فریدالدین عطارؒ کے پند نامہ کے اشعار کے ترجمے شامل کئے گئے ہیں۔
प्रार्थना دعا کے ذیل میں سنسکرت اشعار کے بلیغ و معنٰی ترجمے گلبانگِ رفتہ کا اہم ترین
...و قیع ترین حصہ ہیں۔ اور اردو والوں کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں اور اردو ادب اور
...ری میں جناب عکس بھارتی کی دین ہیں۔ ہندوستان ایک کثیر اللسان اور کثیر الالوان مُلک ہے
...ں کے الگ الگ خطوں میں الوان و قسم کی تہذیبیں اور زبانیں جنم لیتی رہی ہیں۔ اور پھلتی پھولتی

رہی ہیں۔ مُلک کے دستور میں ۱۲۔۱۴ زبانوں کو قانونی درجہ دیا گیا ہے۔ لیکن سن سنسکرت، ہندوستان کی اُمّ اللسّان (Moiher Laguagi) ہے۔ جس نے الگ الگ تہذیبوں اور دھرموں کو نہ صرف جنم دیا ہے۔ بلکہ ان کو فروغ بھی دیا ہے۔ بُدھ، جین، ہندو، دراوڑ وغیرہ سب اسی سنسکرت، سنسکرتی کی قیمتی پیداوار ہیں۔ جبکہ عربی بھی آسمانی زبان ہے۔ اور قران کی زبان ہے۔ وہ قران جو تمام انسانوں کے لئے کتابِ ھدایت ہے۔

گلبانگِ رفتہ میں سنسکرت زبان کے ترجمے شامل ہیں۔ جو اس کی عظمت اور تقدس کے نشان بَر ہیں۔ دعا۔ ہردے کتھا۔ (شیوسنکلپ شوکت کی تمہید کے طور پر طبع زاد اشعار کہے گئے ہیں۔

"یجروید" کے ادھیائے نمبر ۳۴ کے۔ (शिवसड:डपलूक्त चर्पट पडजारी का स्तोत्र) کے منتر کے گیت

नमस्ते सते ते जगत्कारणाय
नमस्ते चिते सर्व – लोका श्रायाय ।
नमोड व्दैत – तत्तवाय मुक्ति प्रदाय
नमा ब्रहमणे व्यापिन शाखलाय ॥

اب اس کا ترجمہ جناب عکس کے لفظوں میں منظوم ملاحظہ فرمائیے۔

تجھے سجدہ، اے خالق کائنات	تو ہے مخزنِ دانش و آگہی
حقیقت ہے تو وحدۂ لاشریک	تو ہے آسرا کل خدائی کا بھی
تو واحد ہے ہستی تری جاوداں	نہیں تیرا ہم سر کوئی دوسرا
تناسخ کے چکّر سے بخشے نجات	تو ہر چیز میں ہے۔ سمایا ہوا

گلبانگِ رفتہ، جناب چندر شیکھر عکس بھارتی کا امٹ کارنامہ ہے۔ اور ایسے وقت سامنے آیا ھے۔ جب حالات اس کے شدّت سے متقاضی تھے۔

'آج فرقہ واریت کا ماحول۔ بنیاد پرستوں کی زہر اگلنے والی زبان، ہمارے آپسی رشتے کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان رشتوں کو توڑنا اتنا آسان نہیں کیونکہ سماج میں اب بھی سوجھ بوجھ رکھنے والا ایک بڑا طبقہ موجود ہے۔ جو دوسری زبان سے پیار کرتا ہے۔ دوسری تہذیب سے محبت کرتا ہے۔" (ڈاکٹر رام پنڈت، ہندوستانی زبان صفحہ ۵۳)

گلبانگِ رفتہ۔ مرتّب کر کے جناب عکس بھارتی نے ثابت کر دیا ہے کہ اس طرح سے

سخنور سہرا کہا کرتے ہیں، اور اہلِ عزم، ساحل سے نظارہ کرنے کی بجائے، چھلانگ لگا کر بپھری موجوں کا کس بل آزماتے ہیں۔ اردو میں اس طرح کا لین دین آج کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو ملک کے سامنے مختلف زبانوں۔ تہذیبوں کا عطر سمٹ آئے گا۔ جس سے انسانی معاشرہ مہک اٹھے گا۔ اور عالمی سطح پر ہماری تہذیب، ثقافتی۔ لسانی۔ مذہبی اور دھارمک رواداری کی شناخت قائم ہوگی۔ گلبا نگ رفتہ اپنے کام اور مندرجات ومنظوم متراجم کے اعتبار سے رفتہ دانشوروں اور شاعروں کی فکری دین ضرور ہے۔ لیکن عصرِ حاضر کے اندھیاروں میں بھی قندیل ربانی ہے۔

عبدالمجید سرور
(ایڈیٹر سرور ٹائمز)

خلعتِ لا الٰہ الا ھو

شمس تبریز

ایک معبود ہے فقط اللہ
اور ہمسر نہیں کوئی جس کا
کوئی یعنی نہیں سوا اُسکے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو

مالک الملک لا شریک لا ، ہے وہ کون و مکان کا مالک
وحدہ ، لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ، ہے وہ دونوں جہان کا مالک
اور ، بے وجہ ، شرکتِ غیر ے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ،

عاشقاں جان و دل نثار کنید لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ، کی چوکھٹ پر
بردرِ لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ، ربِّ کونین کے عقیدت گر
جان و دِل کرتے ہیں نثار اپنے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ،

مُصطفےٰؐ یافت درشبِ معراج پاک پوشاک کلمۂ حق کی
خلعتِ لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ، بابِ یزداں سے مصطفےٰؐ کو ملی .
شبِ معراج کو ہُوئی یہ عطا
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ،

صُوفیاں گر بہشتِ مے طلبند مانگتے ہیں بہشت اگر صوفی
ذِکرِ شاں لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ، رکھتے ہیں وردِلب وظیفہ یہی
کلمۂ لاالہ وہ . ہر لمحے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ،

باغبانِ قدیم لم یزلی باغِ دُنیا کا باغباں ازل
صفتش لا اِلہٰ اِلاّ ہُو ، وہ جو ہے کائنات کا والی ی

لاالہ اس کا گُن سمجھ لیجے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو،

طوقِ لعنت فگندہ بر ابلیس لا اِلہٰ کا جلال ہی تو تھا
سطوتِ لا اِلہٰ اِلاّ ہُو، توڑ کر جس نے زعم شیطاں کا
طوق لعنت کے اُس کو پہنائے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہو

مومناں را نعیم شد روزی مردِ مومن ہیں جو بھی اہلِ صفا
برکتِ لا اِلہٰ اِلاّ ہو اُن کو روزی میں نعمتیں ہیں عطا
کلمۂ لا اِلہ کی برکت سے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہو

خوش درخت است درمیانِ جناں باغِ جنت میں ہے وہ پاک شجر
میوہ اش لا اِلہٰ اِلاّ ہُو، جس کا ہے شیریں و لذیذ ثمر
کلمۂ لا اِلہ ہمارے لئے
خُوب ہے لا اِلہ اِلاّ ہُو

شمس تبریز اگر خدا طلبی ہے تجھے شمس اگر خُدا کی طلب
خوش بخواں لااِلہٰ اِلاّ ہُو، اُسکو پانے کا بس یہی ہے ڈھب
لا اِلہٰ بول تو عقیدت سے
خُوب ہے لا اِلہٰ اِلاّ ہُو

☆☆☆

نعتِ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

از بوستان، حضرت شیخ سعدی شیرازی

کریم السجایا جمیل الشیم
نبی البرایا شفیع الامم

شفیق الامم سیّد المرسلین
وہ لاریب ہیں برتر از اوّلین

جو ہیں فطرتاً اور مزاجاً سخی
وہی ساری مخلوق کے ہیں نبی

وہ اُمت پہ بھرپور شفقت کریں
وہی روزِ محشر شفاعت کریں

امام رُسُل پیشوائے سبیل
امینِ خُدا مہبطِ جبرئیل

خُدا کے رسولوں میں افضل ترین
وہ رہبر جو ہیں ذاتِ حق کے امین
جنہیں ملنے آتے تھے خود جبرئیل

شفیع الوریٰ خواجۂ نعت و نشر
اما م الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر

ہیں دربارِ محشر کے خواجہ وہی
شفاعت گرِ خلق پیارے نبی
جو ہیں دین کے ہادیوں کے امام

کلیمے کہ چرخِ فلک طُور اوست
ہمہ نُورہا پرتوِ نُورِ اوست

ہوئے ہم سخن رب سے وہ عرش پر
ملے طُور پر رب سے موسیٰ اگر
فلک مصطفیٰ کے لئے طُور ہے
ہر اک نُور میں ان کا ہی نُور ہے

یقینے کہ ناکردہ قرآن درست
کتب خانۂ چند مِلّت بشست

جو فرماں خُدا کی طرف سے مِلے
وہ خوبی سے قرآں میں یکجا کئے

رسوم غلط ناروا فلسفے
جو کچھ مِلتوں کی کتابوں میں تھے

دلائل سے اُن سب کی تردید کی
جڑیں کاٹ دیں سارے اوہام کی

چو عزمش بر آہیخت شمشیرِ بیم
بمعجز میانِ قمر زد دو نیم

جونہی سونت لی اُس نے شمشیرِ بیم
کیا اِک اِشارے سے چندا دونیم

چو عزمش در افواہ دنیا فتاد
تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

نبیؐ کا جو دنیا میں شہرہ ہوا
بپا راج محلوں میں تھا، زلزلہ

بلا قامت لات بشکست خرد
باعزازِ دیں آبِ عزیٰ ببرد

بلند اُس نے نعرہ خُدا کا کیا
تو بُت لات کا ٹکڑے ٹکڑے ہوا

اِدھر آبروٗ دین کی بڑھ گئی
اُدھر شانِ عزیٰ نہ باقی رہی

نہ از لات و عزیٰ بر آورد گرد
کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

ہوئے لات و عزیٰ سے منکر سبھی
مٹی قدر توریت و انجیل کی

شب بر نشست از فلک بر گذشت
بہ تمکین و جاہ از فلک در گذشت

گئے عرشِ اعظم پہ جس شب نبیؐ
فرشتوں نے بھی اُن کی تعظیم کی

چناں گرم در تیہِ قربت براند
کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند

بڑھے سوئے عرش ایسی رفتار سے
کہ سدرہ میں جبریل حیراں ہوئے

بدو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حاملِ وحی بر تر خرام

تو سالارِ مکہ نے اُن سے کہا
چلو تیز اے قاصدِ حق ذرا

چو در دوستی مُخلصم یافتی
عنانم زِ صحبت چرا تافتی

مجھے دوست پایا ہے مخلص اگر
مرے ساتھ چلنے سے ہے کیوں حذر

بگفتار فراتر مجالم نماند
بماندم کہ نیروئے بالم نماند

جواباً یہ جبریل کہنے لگے
میں ہرگز گریزاں نہیں آپ سے

مرے بازوؤں میں وہ طاقت کہاں
برابر چلوں میری ہمت کہاں

اگر یک سرِ موئے برتر برم
فروغ تجلّی بسوزد پرم

اگر اِس سے آگے بڑھوں بال بھر
تجلّی جلا ڈالے گی میرے پر

نماند بہ عصیاں کسے در گرو
کہ دارد چنیں سیدِ پیش رو

گناہوں میں کیوں وہ رہے مبتلا
ملا ہو جسے آپ سا رہنما

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک السّلام اے نبی الوریٰ

لکھوں نعت میں کس طرح آپ کی
دُرود وسلام آپ پر اے نبیؐ

درود ِ ملک برروانِ تو باد
بر اصحاب و بر پیر دانِ تو باد

سلام آپ پر ہے فرشتے کا بھی
کہ ہے محترم روح پاک آپ کی

سلام آپ کے پیرووں کو سلام
دُعائیں جو اصحاب اعلیٰ مقام

ابو بکرؓ عثمانؓ علیؓ پر اسلام
عُمرؓ اور آلِ نبیؐ پر سلام

نخستیں ابوبکر پیر مُرید
عمرؓ پنجہ بر پیچ دیو مُرید

ابوبکرؓ اوّل مصاحب تھے جو
عُمرؓ دیو سرکش پہ غالب تھے جو

خرد مند عثمانؓ شب زندہ دار
چہارم علیؓ شاہِ دُلدل سوار

خرد مند عُثمانؓ شب زندہ دار
عبادت میں دیتے تھے راتیں گزار

صحابہ میں چوتھے علیؓ جاں نثار
وہ مردِ جری شاہ دُلدل سوار

خدایا! بحقِ نبی فاطمہ
کہ بر قول ایمان کم خاتم

نبی فاطمہؓ کی قسم یا خدا
بری زندگی کا ہو جب خاتمہ

فقط کلمۂ حق زباں پہ رہے
مروں میں یہی کلمہ پڑھتے ہوئے

اگر دعوتم ردکنی ورقبول
من ودست و دامانِ آلِ رسولؐ

حضوری میں بس ہے یہ میری دُعا
کرے مستجاب اِسکو میرا خُدا

بسر اِس طرح ہو مِری زندگی
زباں پر رہے ذِکر آلِ نبیؐ

چہ کم گردد اے صدرِ فرخندہ پے
زقدرِ رفیعت بدرگاہِ حے

نہ ہوگا کِسی طرح اے ذی حشم
خُدا کے حضور آپکا رُتبہ کم

کہ باشندہ مُشتے گدایانِ خیل
بمہمانِ دار السلامت طفیل

جماعت مریدوں کی کم چاہے ہو
وُہ محبوب ہوتی ہے اللہ کو

خدایت ثنا گُفت و تبجیل کرد
زمیں بوسِ قدرِ تو جبریل کرد

ثنا خواں ہُوا یوں خُدا آپ کا
زمیں بوس جبریل کو کر دِیا

بلند آسماں پیشِ قدرت خجل
تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

خجل آپ سے یہ بلند آسماں
ملا آپ سا اُسکو رُتبہ کہاں

ہُوا آپ کا نُورِ حق سے وجود
ہُوئی اُسکے بعد آدمی کی نمود

تو اصلِ وجود آمدی از نخست
دگر ہر چہ موجود شُد فرعِ تست

شُرف آپ کو یہ ازل سے ملا
کہ اصلِ وجود آپ ہیں مصطفٰے

خلائق سے برتر ہے ذات آپکی
شجر آپ ہیں اور شاخیں سبھی

ندانم کدامی سخن گو یمت
کہ والا تری زانچہ من گو یمت

کن الفاظ میں آپ کی ہو ثنا
کروں حقِ توصیف میں کیا ادا
حقیقت ہے کُچھ بھی کہوں گا اگر
حضور اُس سے ہونگے کہیں ارفع تر

ترا عزِّ لولاک تمکیں بس ست
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسینؔ بس ست

بجا ہے وہی جو خُدا نے کیا
دیا مرتبہ عزِّ لولاک
"نہ ہوتے اگر آپ تو اے ...
نہ کرتا میں افلاک پیدا کبھی"
یہ طٰہٰ و یٰسینؔ تیرا مرتبا
حقیقت ہے بے شک، روا ہے۔ ۱۰

چہ وصفت کند سعدیِ نا تمام
علیک الصّلوٰۃ اے نبی و السّلام

کرے کیا صفت سعدیؔ بے بصر
صلوٰۃ و سلام اے نبی آپ پر

(از حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

رفتم چو بمکہ ہوسِ کوئے تو کردم
دیدم رُخِ کعبہ ہوسِ روئے تو کردم

محرابِ حرم گرچہ بہ پیشِ نظرم شُد
من سجدہ ولے در خمِ ابروئے تو کردم
درسعی وطواف و بحطیم و بمقامے
ہر سمت تمنا رُخِ نیکوئے تو کردم

لبیک دُعا خواں ہمہ مخلوق بہ عرفات
چوں قبلہ نما من دلِ خود سوئے تو کردم
در عرصئہ عرفات بپا حشر نمودم
چوں یادِ من آں قامتِ دلجوئے تو کردم
قُربانیِ حیواں بہ منیٰ میکند عالم
قُربانیِ سر خود بہ سرِ کوئے تو کردم

مکّہ جو میں پہنچا تو مرے دل کے حرم میں
اُبھری ترے کُوچے کی زیارت کی ہوس بھی
کی خانئہ کعبہ کی زیارت ، تو تمنا
تیرے رُخِ پر نُور کے دیدار کی جاگی
گو سامنے نظروں کے مری طاقِ حرم تھا
تیرے خمِ ابرو ہی پہ خم میری جبیں تھی
مروہ تھا ، صفا تھا کہ طوافِ درِ کعبہ
اُس سمت بھی ہونے کو ہوا میرا گذر بھی
میں نے مگر اپنی نگہِ شوق پئے دید
رُخ پھیر کے، تیرے رُخِ نیکو کی طرف کی
عرفات میں سب لوگ دُعا خواں تھے تو میرا
دل قبلہ نما جیسا رہا ، تیری طرف ہی
عرفات میں اک حشر بپا دیکھا تھا میں نے
پر میں نے ترے قامت دلجو پہ نظر کی
اللہ کی قُربت کے لِئے آ کے منیٰ میں
قربانیِ حیواں میں تھی جب محو خدائی
آ کر ترے کوُچے کی خوش آثار فضا میں
اے میرے نبیؐ میں نے تو قُربانیِ سر دی

☆☆☆

من خود را نمی دانم

شمس تبریز

چہ تدبیر اے مُسلمانان کہ من خود را نمی دانم
نہ ترسا و یہودیم ، نہ گبرم نے مُسلمانم

کروں کیا اے مُسلمانو! کہ خود کو میں نہ پہچانوں
مُسلماں ہوں کہ مشرک ہوں، یہ خود میں بھی نہیں جانوں

نہ شرقیم ، نہ غربیم ، نہ بحریم ، نہ بریم
نہ از مُلکِ عراقیم نہ از خاکِ خراسانم

نہ شرقی ہوں، نہ غربی ہوں، نہ بحری ہوں، نہ برّی ہوں
نہ باشندہ خراساں کا، نہ ہرگز میں عراقی ہوں

نہ از خاکم نہ از آبم، نہ از بادم، نہ از آتش
نہ از آدم، نہ از حوّا، نہ از فردوسِ رضوانم

نہ مٹی کا، نہ پانی کا، ہوا یا آگ کا پتا!
میں آدم کا، نہ حوّا کا، نہ میں فردوسِ رضواں کا

مکانم لامکاں باشد، نشانم بے نشاں باشد
نہ تن باشد، نہ جاں باشد کہ باشد عشق جانانم

مکاں ہے لامکاں میرا، نشاں ہے بے نشاں میرا
یہ جسم و جاں نہیں میرے، ہے عشق جاوداں میرا

ہُوالاوّل، ہُوالآخر، ہُوالظاہر، ہُوالباطن
بجز یاہُو یا من ہُو، دیگرے چیزے نمی دانم

خُدا ہے اوّل و آخر، خُدا ہے ظاہر و باطن
نہ کچھ اسکے سوا جانوں، بجز اللہ نہیں کوئی

الا یا شمس تبریزی، چرا مستی و مدہوشی
بجز مستی و مدہوشی، دگر چیزے نمی دانم

سوائے شمس تبریزی، کسے ہو دعوئے مستی
نہیں واقف کسی سے وہ بجز مستی و مدہوشی

☆☆☆

No Men Are Foreign غیر کوئی بھی نہیں

james Kirkup

Remember , no men are strange , no ountriesforeign

Beneath all uniform , a single body breathes

Like oures ;

یاد رکھئے اِس زمیں پر غیر کوئی بھی نہیں کوئی بھی انسان دُنیا میں نہیں ہے اجنبی
کوئی پہراوا کسی کا ہو مگر ہر جسم میں سانس لیتی ہے جو ہستی' ہے یقیناً ایک ہی

The land our brothers walk upon

Is earth like this , in which we all shall lie

اِس زمیں پر جو بھی چلتا ہے' ہمارا بھائی ہے یہ زمیں ہے مشترک نوعِ بشر کے واسطے
دفن ہو جائیں گے اِک دن سب اِسی میں آخرش ہے زمیں ہی آخری آرام گہ' سچ مانیئے

They too , aware of sun and air and water

Are fed by peaceful hervests,by war's long

winter-staru'd

دوسرے ملکوں کے باشندے ہماری ہی طرح چاند، سورج سے 'ہوا' پانی سے پاتے ہیں خوراک
امن کے موسم کی فصلیں پالتی ہیں اُنکے پیٹ جنگ کے سرما کی رُت فاقوں سے کرتی ہے ہلاک

Their hands are ours , and in their lines we read

A labour not different form our own

ہاتھ اُن کے' کوئی سمجھے تو ہمارے ہاتھ ہیں اُنکے ہاتھوں میں بھی محنت کی لکیریں ہیں وہی
جو مشقت کی لکیریں ہیں ہمارے ہاتھ پر فرق اِن ریکھاؤں میں ہرگز نہیں پاتے کوئی

Remember, They have eyes like ours that wake or

sleep And ptrength that can be won by ' love'

اپنی آنکھیں بھی تو ہیں اپنی ہی آنکھوں کی طرح　　اور اُن آنکھوں سے ہی وہ بھی ہیں سوتے جاگتے
قوّتِ بازو ہماری ہی طرح رکھتے ہیں وہ　　ہم محبت کے اثر سے جیت سکتے ہیں جسے

In every land is recongnicelife
That all can recognice and understand

اِس زمیں پر ہر جگہ ہے ایک جیسی زندگی　　سب اُسے پہچانتے ہیں سب سمجھتے ہیں اُسے

Let us remember , whenever , we are told

To hate our brother ,

it is ' our selves'

That we shall dispossess , betray, candem

یادرکھئے جب ہمارے بھائیوں کے واسطے　　بیج نفرت کے ہمارے دل میں بوتا ہے کوئی
بات اُسکی مان لیں تو خُود سے مُنکر ہونگے ہم　　خودکو دھوکا دیں گے' غداری کریں گے خود سے ہی

Remember , we who take arms against eachother,
It is human earth that we defile ,
our hells of fire and dust outrage the innocence
of air that is every where our own ,
Remember , no men are foreign ,
and no countries strange

یادرکھیں یہ زمیں ناپاک کر دیتے ہیں ہم　　بھائیوں سے اپنے جب ہم جنگ کرتے ہیں کبھی
گردو آتش سے فضا میں زہر بھر دیتے ہیں ہم　　یوں ہم اِس سانجھی ہوا کی کرتے ہیں عصمت دری
وہ ہوا جو اِس زمیں پر ہے سبھی کے واسطے　　کر کے رکھ دیتے ہیں غارت اُسکی ہم پاکیزگی
یاد رکھیئے اِس زمیں پر غیر کوئی بھی نہیں　　کوئی بھی اِنسان دُنیا میں نہیں ہے اجنبی

☆☆☆

Indian Weavers

Sarojini Naidu

بھارتی جولاہے

Weavers, weaving at break of day
Why do you weave garment so gay ?
Blue as the the wing of a halcyon wild,
we weave the robesofa new bornchild

بھارت کے جولا ہو! ابھی ہے نُور کا تڑکا　　پو پھٹتے ہی تم بیٹھے ہو کیوں بُننے کو کپڑا
یہ شوخ، یہ دلکش، یہ چمکدار ہے کیسا　　ساگر کے پرندے کے پروں جیسا یہ نیلا
بُنتے ہیں یہ ہم آج کے مولود کا جامہ

Weavers , weaving at fall of night,
Why do you weave a garment sobright?
Like the plumes of a peacock , purple and green
We Weave the marriage veilsofa queen.

اے بُنکرو! تُم لوگ مشقت کا ہو پیکر　　تُم رات ڈھلے تک بُنے جاتے ہو برابر
یہ نیلا، یہ فیروزی، یہ خوشرنگ و منور　　تابندہ ہے یوں جیسے کہ طاؤس کے ہوں پر
بُنتے ہیں مہارانی کی ہم شادی کا جوڑا

Weaver ,weaving solemn and still
What do you weave in the moon - light chill?
White as a feather and white as a cloud ,
"We weave a dead dead man's funeral shroud

سنجیدہ خموشی سے جو یہ بُننا ہے جاری　　اِس چاندنی شب کی تمھیں سردی نہیں چبھتی
تُم چادرِ سیمیں یہ بُنے جاتے ہو کِس کی　　بادل کی سی اور پنکھوں سی جس میں ہے سفیدی
بُنتے ہیں کفن ہم کسی مرحوم بشر کا

☆☆☆
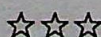
ایگلر چارلس سون برُن

(تعارفِ شاعر)

ترجُمہ پیش تو کرتا ہوں مگر قبل اِس کے
جس کی یہ نظم ہے سُن لیجئے اُسکی رُداد

مُختلف اَوروں سے ہے اُس کی سوانح عمری
عُمر بھر اُسکی طبیعت میں رہا شُرو فساد

نام اُسی شاعر کا تھا اے۔سی۔سوِن برن
ایک باغی تھا ، مُنافق تھا وہ آزاد خیال

نئے اُسلوب کا شاعر تھا وہ رومان پرست
اُسکے شعروں کے ترنم کی مِلے گی نہ مثال

مُدّتوں پیرس ولندن کے وُہ رِندوں میں رہا
تا کہ کُچھ فطری اِرادوں کی وہ تکمیل کرے

اِک عجب پیاس سی تھی روح وبدن میں اُسکے
ورنہ اخلاقی اُصولوں سے نہ تھا بیراُسے

اہلِ یورپ نے کوئی زک نہ اُسے پہنچائی
اور اِک شاعرِ ممتاز اُسے مان لیا

آخری بیس برس حالتِ بیماری میں
اپنے اِک دوست وُ،ڈنٹن ،کے تحفظ میں رہا

ایلگرنن سون برن وہی شاعر ِمست
جس کا شہکار ہے 'اٹلا نٹا اِن کا لیڈن'

تھا وُہ ساہتیہ کے آکاش کا ماہِ ضوبار
نغمگی،کیف سے معمور ہیں جس کے اشعار

☆☆☆

Tragic Desting Of Man
(From Atalanta in calydon)
Algernon charles swinbure
(۱۸۳۷ _ ۱۹۰۹)

سر بسر اک المیہ انسان کی تقدیر ھے

(تمہید نظم)

کہتے ہیں روزِ ازل سے پیشتر لمحۂ تخلیق دو عالم سے قبل
ایک بار اللہ کی درگاہ میں ہوگئے یکجا فرشتے سب کے سب
پیش تھا تخلیقِ آدم کا سوال
تب فرشتوں نے خُدا سے یوں کہا ہے بنانا ہی اگر اِنسان کو
تو بنادے ایسی مخلوق اے خُدا جو ہو خود اپنے لئے، سب کیلئے
جانداروں اور فرشتوں کیلئے اِک سراپا راز، یکسر چیستاں
ایک مجموعہ تضادوں کا بنے اُسکے ہر رُجحان میں ٹکراؤ ہو
اپنی بربادی کا خود باعث بنے خواہشیں اُسکی بھلے ہوں بے شمار
اِن مُرادوں کی مگر تکمیل میں اڑچنیں ہوں اور لمبا فاصلہ
اُن عناصر سے ہو تخمیرِ بشر گرۂ ارضی پہ جو ہوں جلوہ گر
تب براہِ مصلحت کُچھ سوچ کر طبع اِنساں کے تفنن کیلئے
رب نے عنصر مُختلف یکجا کیۓ قالب اِنساں کی یوں تخلیق کی
اُس پہ طاری تھا فرشتوں کا عتاب اُسکی کُچھ فِطرت ہی ایسی بن گئی
اپنے فعلوں سے ہی خود کرنے لگا چشمۂ ہستی کو اپنے زہر ناک

☆☆☆

ترجمہ نظم

Before the beginning of year

There came to the making of man

"Time" __ with a gift of tears

'Grief' __ with a glass that ran

بات یہ اتنی پُرانی ہے کہ جب وقت کا کوئی تصور ہی نہ تھا
نوعِ انساں کی ہوئی تخمیر جب سب سے پہلے "وقت" آیا اُسکے پاس
ہاتھ میں سوغات اشکوں کی لیئے اور "رنج و غم" کی اِک شیشہ گھڑی
وقت کا ہوتا رہے جس سے شمار کانچ کے اُس ظرف سے گرتی رہے
ریت پیہم وقت کے لمحات کی جس سے ہو اچھے دِنوں کا انتظار

"Pleasure'__ with "Pain" for leaven

"Summer", with flowers that fell

"Remembrance" fallen form'Heaven'

And "Madness' risen from 'hell;

بعد ازاں بھیجی گئی اُسکو "خوشی" جس میں رکھ دی کُچھ ملاوٹ "درد" کی
موسم ِ سرما کے بعد اِنسان کو لذّت افزا "موسمِ گرما" ملا
جس میں سارے پھُول پتے جھڑ گیئے دل کشی سب ہوگئی اُسکی تمام
"یاد" کی سوغات جنّت سے مِلی تاکہ وُہ اِنساں کو تڑپائے بہت
اور 'دوزخ' سے ملی "وحشت" اُسے بد حواسی میں جو جھٹکائے بہت

"Strength" without hands to smite

"love" that endures for a 'breath'

"Night'__ the shadow of light

And "Life" __ the shadow of death.

یوں تو "قوت" بھی ملی انسان کو مِل سکے اُسکو نہ ہاتھ اِتنے قوی
جن سے شہ زوروں کو پسپا کر سکے 'جذبۂ اُلفت" اُسے بخشا گیا

تھا وُہ لیکن اِس قدر ناپائدار دم زدن میں ہی جو ہو نذرِ فنا
''رات'' کی نعمت اُسے بخشی گئی روشنی کی جو فقط پرچھائیں تھی
''زندگی ''ایسی ہوئی اُس کو عطا جو تھی حسرتناک سایہ موت کا

And the high gods took in hand

"Fire" and the falling of "Tears"

And a measure of sliding sand

From under the feet of the year

تب فرشتوں نے خُدا کے رُوبرو ''آگ کے شعلوں'' کو ہاتھوں میں لیا
اور ''گرتے اشک'' مٹھی میں بھرے فِطرت اِنساں میں دھرنے کیلئے
وقت کے پیروں تلے تھی ریت جو اور کھسکتی تھی مُسلسل پے بہ پے
وہ بھی مٹھی بھر اُٹھالی ہاتھ میں

And 'Froth' and 'Drift 'of the sea

And dust of the 'labouring earth'

And bodies of things to be

In the house of death and brith

جھاگ ساگر کے اور اُسکا مدّ وجزر نیز محنت کش زمیں کی خاکِ پاک
یہ علاماتِ تغیّر سب کی سب جو حیات وموت سے ہیں مُنسلک
ڈال دیں اِنسان کی تخمیر میں

And wrought with weaping and love

And fashioned with loathing and love

With life before and after

And death beneath and above,

تاکہ اُسکی مختصر سی زندگی اِن تضادوں میں رہے ہر دم گھری
گریہ وزاری کبھی ، گاہے ہنسی گاہے نفرت ،گاہے اُلفت کی خوشی
گاہ لطفِ یار ،گاہے برہمی اُسکی پیدائش سے پہلے کی حیات

روح کا انجام پھر بعد وفات حشر اُسکا لوک اور پر لوک میں

For a day and a night and a morrow

That his strength might endure for a spun

With travail and heavy sorrow

The holy spirit of man

کل کی چنتا تو کبھی فِکر آج کی رات دن خدشات تشویش وہراس

سر پہ شمشیر الم لٹکی رہے روحِ پاک اِنساں کی غم سہتی رہے

From thewinds of the north and the south

They gathered as untostrife

They breathed upon his mouth

They filled his body with life

لے کے پھر کچھ ٹھنڈی بادِ شمال اور دکھن کی ہوا کی سرکشی

قوّت پیکار دی اِنسان کو منتر جدّوجہد کی تحریک کا

مُنہ میں پھر اِنسان کے پھونکا گیا قالب اِنساں میں آئیں حرکتیں

جسم اِنساں میں تنفّس چل پڑا

Eye sight and speech they wrought

For the veils of soul therein,

A time for labour and thought

A time to serve and sins

پھر فرشتوں نے بشر کے جسم کو قوّتِ گفتار و بینائی بھی دی

تاکہ جو حائل ہیں باطن کے حجاب کرسکے اُن پر حقائق منکشف

سوئے ارض اِنسا ں کوپھر بھیجا گیا جس میں وہ محنت مشقت کرسکے

عُمر بھی اُسکی مُعیّن کی گئی سوچ کی قوت ہُوئی اُس کو عطا

چاہے وہ خدمت کرے، چاہے گناہ

They gave him light in his ways

And 'love' and space for 'delight;
And beauty and length of days
And 'night' and 'sleep' in the night

روشنی بھی دی فرشتوں نے اُسے تا کہ اپنا راستہ وہ ڈھونڈ لے
دیکھ لے انسان حُسن ِ کائنات دی خوشی بھی اور محبت بھی اُسے
حُسن بخشا، مہلتِ عشرت بھی دی رات اور دن کے دِیے وقفے طویل
تا کہ وہ دن بھر اگر محنت کرے رات کو سوئے بڑے آرام سے

His' speech ' is a burning Fire
With his lips he travaileth;
In his heart is a blind desire
In his eyes foreknowledge of death ;

اِس لئے گفتار اُس کی آگ ہے تا کہ اُس سے وہ شر انگیزی کرے
دِل میں ہیں انساں کے اندھی خواہشیں اور آنکھوں میں ہے کھٹکا موت کا
پیشگی خطرے سے ہے سہما ہوا

He weaves and is clothed with derision
Sows , and he shall not reap
His life is a watch or a vision
Between a sleep and a sleep

خود فریبی کے وہ رنگین پارچے عمر بھر بُن کر پہنتا ہی رہے
بوئے ، جو محنت سے وہ فصل ِمراد کاٹنی اُسکے مُقدّر میں نہ ہو
پہرے داری عمر بھر کرتا رہے محض رکھوالی ہو اُس کی زندگی
جنم سے قبل اور پھر بعد از ممات دونوں عالم ایک لمبی نیند ہیں
اور جو وقفہ ہے اِن نیندوں کے بیچ اِس میں ہے اِک خوابِ خالی زندگی

☆☆☆

Virtue

George Herbert

(1593 - 1633)

خُوبیِ کردار

Sweet day , so cool , so calm ,so bright

The bright of the earth and sley;

The dew shall weep thy fall to

night ;

For thou must dio

روزِ روشن ! پُر سکوت و پُر سکوں   تو کہ دامن میں ہے خنکی سی لئے
ہے سراسر جشنِ شادی کی طرح   تو زمین و آسماں کے واسطے
ہے یہ سب کچھ ، لیکن اِسکے باوجود   تیری ہستی بھی "فناانجام" ہے
ختم ہو جائے گا تو ، یہ جان کر   روئے گی شبنم تجھے بھی رات بھر

Sweet rose , whose hue angry and brave

Bids the rash gazer wipe his eye;

Thy root is ever in its grave

And thou must die

اے حسیں نازک گُلابِ قرمزی   کِتنی گہری شوخ رنگت ہے تری
تشنگی باندھے اگر دیکھیں تجھے   پڑتے ہیں تارِ نظر میں آبلے
ہے نہایت خیرہ کُن سُرخی تری   کیا نظر بھر کر تجھے دیکھے کوئی
حیف لیکن اے گلابِ خوشنما   قبر میں ہے تیری بیخ و بُن سدا
جلد تو کُمھلائے گا ، جھڑ جائے گا

Sweet spring , full of Sweet days and reses

A box where Sweets compacted lie ,

My music shows ye have your closes

And all must die.

اے حسین پھولوں کی رُت، فصلِ بہار   کیا سہانے ہیں ترے لیل و نہار

صف بہ صف باغوں میں کھلتے ہیں گلاب   کھینچتا ہے دِل کو پھولوں کا شباب

جیسے ڈبہ ہو مٹھائی کا کوئی   تہ بہ تہ جس میں مٹھائی ہو رکھی

یہ بتاتا ہے مگر جیون کا گیت   تجھ کو بھی کچھ روز میں جانا ہے بیت

دہر کی ہر شے ''فنا انجام'' ہے

Only a Sweet and virtuous soul

Like seasoned timber , never gives ;

But though the whole world turn to coal ,

Then chiefly lives

صرف پاکیزہ چلن انسان کی   روح کو حاصل ہے البتہ بقا

اور اس کی خوبیِ کردار کا   اس جہاں میں تذکرہ رہ جائے گا

سہہ کے ہر موسم کے گرم وسرد کو   بختہ ومضبوط جو لکڑی ہوئی

ہوتی ہے کچھ اس طرح وہ پائیدار   آتما، جیسے بھلے انسان کی

جل کے چاہے کوئلہ ہو کل جہاں   روح ، پاکیزہ رہے گی جاوداں

ولیم لینگ لینڈ

(تعارفِ شاعر)

اِک ملک سیرت بشر کا ذِکر میں کرتا ہوں آج
وقت کی گہرائیوں میں یاد جس کی کھوگئی

بھولا بسرا شاعرِ خوش فکر، ولیم لینگ لینڈ
جس نے دُنیا بھر کو بخشی تھی محبت اور خوشی

عیسوی سن تیرہ سو بتّیس ۱۳۳۲ء کا ہے واقعہ
''شراپ شائیر'' میں یہ مردِ پارسا پیدا ہُوا

اپنی بیوی 'کیتھرائن'۔ 'نکولیٹ' بیٹی کیساتھ
مفلسی میں 'کارن ہِل' کو چھوڑ 'لندن' آگیا

وُہ مُغنّی بھی تھا اچھا اور شاعر بھی تھا خُوب
چرچ کی مجلس میں وہ گاتا تھا اکثر وجد میں

پلےسی بوُ ڈی رِچ' بھی اور سات نغمے دھار مک
عالمِ مستی میں جُھوم اُٹھتے تھے سب سُن کر جنہیں

پاک دامن، نیک سیرت اور کم گفتار تھا
وہ کریم النفس تھا، حسّاس و خوش معیار تھا

ہر گھڑی مغموم، جیسے بارِ غم سینے پہ ہو
اُسکے گیتوں میں بھی تھا سوزِ الم کا امتزاج

'خوب اِک دہقان کا' ہے اُسکی یہ نظمِ طویل
حضرتِ عیسیٰ نے ایسا خواب دیکھا تھا کبھی

اِک حسیں جنّت، یہی دُنیا بنے گی ایک دِن
جذبۂ اُلفت سے مِٹ جائے گی دُنیا سے بدی

☆☆☆

Love : The Supreme Guide

(Form ' The Vision of Piers Plowman')

William Lang land

(1332 - 1400)

ھے محبّت رھبرِ اعلیٰ ترین

Therefore is love the leader

of the Lord's folk of heaven

As mean ; as the 'Mayor' is

Between the king and the commons,

ہے محبت ہی فرشتوں کا شعارِ زندگی   بندہ اور اللہ کے یہ رابطے کی ہے کڑی
ہے محبت رب کے بندوں کا وکیل اِک باوثوق   جیسے جنتا کو 'میئر' دِلوائے راجہ سے حقوق

Right so is love a leader and the low shapes

یہ محبت کا تقاضا ہے نہ اُس پر ظلم ہو   حق تلف کوئی کِسی کا بھی نہ ہرگز کر سکے
ضابطے' قانون اِسی کے واسطے نافذ ہُوئے   خُود جئے' جینے دے اوروں کو محبت سے رہے

Upon man for his misdeeds

The amercement he taxes

,

And forto know it kindly ,

it commons by might

ہے مشیّت سے معیّن سب گناہوں کی سزا   لوگ بد کردار سرزد جن سے ہو جُرم و خطا
اِن سزاؤں میں مگر نرمی کی گنجائش بھی ہے   ہو محبت رب سے تو یہ راہِ آسائش بھی ہے

And in the heart is its head its high source

For form kind knowing in heart , there a might begins

رحمدل لوگوں کے دِل میں ہو یہ جذبہ خوب تر   اُنکے سینوں میں بناتی ہے محبت اپنا گھر
ہیں وہ سرچشمہ محبت کا جہاں میں بالیقیں   اُن کا یہ وجدان حق و راستی کا ہے امیں

And that fall to the 'father' that formed us all ;

Looked on us with love and let 'His son ' die

Meekly for our misdeeds , to amend us all

جذبۂ اُلفت سے بھر کر خالقِ کونین نے   ہم گنہ گاروں کو یوں دیکھا نگاہِ لطف سے

صبر سے اپنا پسر مصلوب ہو جانے دیا   تا کہ خلقت کے گناہوں کی تلافی کر سکے

And yet wished He them no woe

That wrought Him that for ment

But meekly by mouth mercy he besought

To have pity on the people that pained Him to death

دی ستم گاروں نے عیسیٰ کو اذیت تا بہ موت   پھر بھی اُس مظلوم نے چاہا نہیں اُن کا برا

''اے خُدا انکو معافی دے۔ تو ان پر رحم کر''   ابن مریم نے گنہگاروں کی خاطر کی دُعا

Here might you see examples _ is Himself one

That He was mightful and meek

And mercy did grant

To them that hanged him on high

And his heart holed

تھے یسوع پاک کتنے رحمدل، کتنے عظیم   وہ مثالی رُوح جو قادر بھی ہو کر تھی حلیم

کر دیئے جن ظالموں نے انکے سینے میں شگاف   اُن پہ شفقت کی نظر کی، کر دیا اُنکو معاف

Therefore I rede you richly ,

have ruth of the poor ;

Though you be mighty to moot ,

be meek in your works.

For by the same measures that you mate ,

amiss or your work

you shall be weighed there with ,

when you wend hence

"Eadem mensure que mensi fueritis

remeceitur vobis "

یہ نصیحت ہے بری تُم کو جو تم شہزور ہو مفلسوں اور بے کسوں پر رحم فرماتے رہو

سخت ہو گفتار تو اعمال سے نیکی کرو کیونکہ عقبیٰ میں تو دیکھا جائیگا اعمال کو

For though you be true of your tonghu and truely win

And as chaste as a child that church weeps,

Unless you love loyally and land to the poor .

تُم بھلے ہی قول کے سچے ہو یا ہو کامراں چاہے اُس معصوم بچّے کی طرح ہو پاک دِل

طفلِ دَورانِ عبادت چرخ میں روتا ہے جو ہے عبث گر غمگساری ہو نہ دِل میں مستقل

A latin phrase meaning "with the same measure that you mete withal , it shall he measured to you again ."

Such goods as god sends you goodly divide ,

you have no more merit , in mass or in hours ,

Than malkin form her maidenhead ,

Which no man desires .

زندگی میں تُم کو جو دی ہیں خُدا نے نعمتیں

جب تک اُن سے تم نہ اوروں کو کروگے فیضیاب

ناپسندیدہ رہوگے مجلسِ دیں میں سدا

جیسے وہ خاتونِ رسوا ' جو نہیں عصمت مآب

☆☆☆

The Daffodils

William Wordsworth

نرگس کے پُھول

I wander'd lonely as a cloud

That float on high o'er vales and hills

When all at once I saw a crowd

A host of golden daffodils

میں گھومتا پھرتا تھا

آوارہ ...... تنِ تنہا جس طرح کوئی بادل

آکاش میں اُڑتا ہو یا تیرتا پھرتا ہو

اُن اُونچے پہاڑوں پر وادی سے بہت اُوپر

اِک جھیل پہ آپہنچا دوڑائی نظر میں نے

ناگاہ کنارے پر تھا پیش نظر جھرمٹ

نرگس ہی کے پھولوں کا

Beside the lake , beneath the trees

Fluttering and dancing in the breez

اُس جھیل کے پہلو میں سائے میں درختوں کے

وہ پھول سنہرے تھے چلتی تھی ہوا دھیمی

اور اُسکے جھکولوں سے لہراتے تھے، رقصاں تھے

نرگس کے وہ گل بوٹے

Continuous as the start 'hat shine
And twinkle on the milky way

They stretch'd in never - ending line
Along the margin of a bay ;

Ten thousand saw I at a glance
Tossing their heads in sprightly dance .

پھیلے تھے وہ ہر جانب لمبی سی قطاروں میں
وہ لمبی قطاریں جو زنجیرِ مسلسل تھیں
لا مُنتہی لگتی تھیں دیکھا جو نظر بھر کر
گنتی میں ہزاروں تھے وہ پُھول سرور آگیں
جیسے کہ خلاؤں کی گُچھ دُودِھیا سڑکوں پر
بے انت قطاریں ہوں جگ مگ سے ستاروں کی
اُس جھیل کے ساحل پر اِک رقصِ مسلسل تھا
سر جُھومتے تھے اُن کے ہوں وجد میں وہ جیسے

The waves beside them danced ; but
they
Out - did the sparkling waves in glee .
A poet Could not but be gay
In Such a jocunel company .
I gazed - and gazed - but little thought
What wealth the show to me had brought

اِن پھُولوں کے پہلو میں اِک رقص مسلسل سا
لہروں کا بھی جاری تھا اُس جوش مسّرت میں
لہروں کی وہ جھلمل سے آگے تھے بہت آگے
شرمندہ تھیں لہریں بھی شاعر کو لبھاتی تھیں
وہ صحبتِ کیف آگیں میں دیکھتا جاتا تھا
نظریں نہ ہٹاتا تھا یہ سوچ نہ سکتا تھا
ہے کتنی بڑی دَولت انمول ہے یہ فرحت
شاعر کو جو بخشی ہے اُس منظرِ دلکش نے

For oft , When on my couch I lie ,

In vacant or in pensive mood ,

They flash upon that inward eye

Which is the bliss of solitude ,

And then my heart with pleasure fills ,

And dances with the daffodils .

تنہائی میں جب اکثر لیٹا ہوا بستر پر
جذبات سے میں عاری چِنتاؤں سے میں فارغ
سوچوں کے دُھندلکے میں یادوں کے اُجالے میں
نرگس کے وُہ گُل جب جب آتے ہیں تخیّل میں
پردے پہ تصور کے دِکھلاتے جھلک اپنی
یک لخت ہیں چھا جاتے بے ساختہ آکر ، وہ
گھر اپنا بناتے ہیں باطن کی نگاہوں میں
وہ منظرِ کیف آگیں تنہائی کا تحفہ ہے
ہوتا ہے میرا دِل تب لبریز مُسرّت سے
ناچ اُٹھتا ہے خود وہ بھی پھُولوں کی رفاقت میں

☆☆☆

We Are Seven

William Wordsworth

ہم سات ہیں

A Simple child ,

That lightly draws its breath ,

And feels its life in every limb

What should it know of cloath?

ایک بچہ بھولا بھالا' پاک سیرت' سادہ دِل   سانس لیتا ہے جہاں میں سکھ سے جو آٹھوں پہر

جس کے ہر عضوِ بدن میں ناچتی ہے زندگی   موت بھی کوئی بَلا ہے یہ نہیں اُس کو خبر

I met a little cottage girl

She was eight yearsold , she said ;

Her hair was thick with manya curl

That cludtered round her head

جھونپڑی والی مُجھے ننھی سی اِک بچّی مِلی   میں نے پُوچھی عُمر اُسکی' تو وہ بولی آٹھ سال

بھولی بھالی' پیاری پیاری' سادہ دِل بچّی تھی وُہ   خوبصورت گھنگھریالے اور گھنے تھے اُسکے بال

She had a rustic , wood land air ,

And she was wildly clad

Her eyes were fair and very fair

— Her beauty made me glad

☆☆☆

اُسکے چہرے سے تھا الّھڑ پن عیاں دیہات کا اور بے ترتیب سے کپڑوں میں وُہ ملبوس تھا
پیاری پیاری اُسکی آنکھوں میں بلا کی تھی کشش رُوپ اُس کا دیکھ کر مجھ کو ہُوئی بے حد خوشی

'Sisters and brothers , little maid;
How many may you be ?
' How many ? Seven in all ; she sead ,
And wondering looked at me .

میں نے یہ پُوچھا۔ بھلا کتنے ہو تم بھائی بہن اُے مری ننھی عزیزہ یہ بتاؤ تم ذرا
'سات ہیں بھائی بہن ہم جھٹ دِیا اس نے جواب اور پھر حیرت سے وہ بتاؤ تکنے لگی چہرہ مرا

'And where are they? I pray you tell '
she answerer 'Seven are we'
And two of us at 'convay' dwell
And two are gone to sea;

اور وہ سارے کہاں ہیں؟ میں نے پھر پُوچھا سوال 'سات ہیں بھائی بہن ہم' جھٹ دِیا اُس کا جواب
'کان وے' نامی نگر میں بس گئے ہیں جا کے 'دو' نوکری کرنے گئے ہیں 'دو' سمندر پر جناب

Two of us in the church - yard lie ,
My sister and my brother ;
And , in the church - yard cottage , I
Dwell near them with my mother

اور قبرستان میں سوئے ہوئے ہیں 'دو' (۲) حضور ایک ہے میری بہن اور ایک ہے بھائی مرا
میں قریب اُنکے وُہاں رہتی ہُوں اپنی ماں کیساتھ صحن میں ،گر جا کے چھوٹا سا ہے اپنا جھونپڑا

'You say that two at ' convay ' dwell

And two are gone to sea ,

Yet ye are seven ! I pray you tell ,

Sweet maid , how this may this may be ;

تُم نے بتلایا کہ دو تو 'کانوے' میں ہیں مقیم   دو سمندر کو گئے ہیں نوکری کرتے ہیں جو
اور جو قبروں میں سوتے ہیں وہ سمجھو مر گئے   پھر بھلا کیسے یہ ممکن ہے کہ تُم سب سات ہو

Then did the little maid

reply

'Seven boys and girls are we'

Two of us the church - yard lie

Beneath the church - yard tree

ننھی لڑکی پھر سے اپنی بات دہرانے لگی   خیر سے ہم سات لڑکے لڑکیاں ہیں بالیقیں
اور گرجا گھر کے آنگن میں جو تنہا پیڑ ہے   اُسکے نیچے سو رہے ہیں دو۔ وہاں زیرِ زمیں

You run about , my little maid ,

Your limbs they are alive ,

If two are in the church - yard laid ,

Then ye are only five .

اے عزیزہ تُم ہو زندہ' بھاگتی پھرتی ہو تُم   صاف ظاہر ہے کہ اعضا میں تمہارے جان ہے
سو رہے ہیں دو اگر گرجا کے قبرستان میں   پانچ ہو تم' سات ہونے کا کہاں امکان ہے

Their graves are green, they may be seen;

'The little maid replied ,

Twelve steps or more from my mother's door ,

And they are side by side .

اُنکی قبریں صاف دیتی ہیں دکھائی ہر گھڑی　　سبزہ اُگتا ہے وہاں، معصوم لڑکی نے کہا

دونوں قبریں ہیں بنی پہلو بہ پہلو، پاس پاس　　میری ماں کے گھر سے ہے بارہ قدم کا فاصلہ

My stocking there I often , knit

My kerchief there I them

And there upon the ground I sit

And sing a song to them

جا کے میں اکثر جرابیں اپنی بُنتی ہوں وہاں　　اور سیتی ہوں وہاں رومال کے میں حاشیے

بیٹھ جاتی ہوں زمیں پر اُنکی قبروں کے قریب　　اور گاتی ہوں سُہانا گیت میں اُن کے لئے

And often sun - set , sir

When it is light and fair

I take my little porringer ,

And eat my supper there

اور سورج ڈوبنے کے بعد اکثر شام کو　　جب شفق کے نُور میں ہر چیز لگتی ہے حسیں

ننھا سا اپنا کٹورا لے کے جاتی ہوں وہاں　　اور اپنا شام کا کھانا میں کھاتی ہوں وہیں

The first that died was sister jane ,

In bed she moaning lay ,

Till God released her of her pain ;

And then she went away .

'جین' تھی میری بہن موت آئی تھی پہلے جسے　　درد سے روتی بِسکتی تھی جو بستر پر پڑی

آخرش اُسکو رِہائی دی خُدانے درد سے　　اِس طرح بیمار وُہ کُچھ دِن رہی' پھر چل بسی

So in the church - yard she was laid ;

And when the grass was dry ,

Together round her grave we played ,

My brother john and I

صحنِ گرجا میں لِٹایا ہم نے اُس کو قبر میں　　یہ خزاں کی رُت تھی جس میں ہورہی تھی خشک گھاس

ہم اِکٹھے کھیلتے رہتے تھے اُس میدان میں　　میرا بھائی' جون اور میں اُس لحد کے آس پاس

And when the ground was white with snow

And I could run and slide ,

My brother john was forced to go

And he lie by her side

سردیوں میں برف سے جب ڈھک گئی ساری زمیں　　ممکن اُس دم برف پر اسکیٹ کرنا ہوگیا

'جون' بھائی بھی ہُوا مجبور جانے کے لئے　　'جین' کے پہلو میں وہ اپنی لحد میں سوگیا

'How many are you them , said I

If the two are in heaven ?

Quite was , the little maid's reply ,

O Master ! We are seven "

دو(۲) اگر اللہ کو تم میں سے پیارے ہو گئے　پھر بھلا کتنے ہوئے تم یہ بتاؤ اب ذرا
'واقعی ہم سات ہیں' صاحب! بھروسا کیجئے　چھوٹی لڑکی نے دیا فوراً وہ پہلا سا جواب

But they are daed ; those two are dcas !

Their spirits are in heaven '!

Twas throwing wordsaway ; for still

The little Maid would have her will ,

And said 'nay, We are seven ;

پیاری بچی! دو جو قبروں میں ہیں وہ تو مر چکے　اُنکی رُوحیں آسمانوں پر ہیں جنت میں مکیں
تھی مگر یہ بحث ساری رائیگاں اُسکے لئے　ننھی بچی کی یہ رٹ تھی' سات ہیں ہم بالقیں

شیکسپیئر

(تعارفِ شاعر)

انگریزی کے علم و ادب کا شیکسپیئر تھا مہرِ تاباں
باقی شاعر اُسکے آگے دُھندلے دُھندلے سے ہیں تارے

'واروک شائر' میں قصبہ ہے 'سٹرٹ فورڈ اپان ایوان'
سن پندرہ سو چونسٹھ میں، وہ مہرِ ادب نکلا تھا وہیں سے

لندن جا کر اک ناٹک کمپنی میں وہ ہو گیا ملازم
اور پھر اُس میں شعروادب کا، اور ناٹک کا فن بھی جاگا

وہ تھا ایک کسان کا بیٹا، دہقانوں سی خصلت اُسکی
چوری کر کے ایک ہرن کی، ڈرتا ہوا وہ گھر سے بھاگا

تین بڑی نظمیں کہہ ڈالیں اور لکھے سینتیس / ۳۷ ڈرامے
ایک سو چھبیس اُس نے سانیٹ ساؤتھمپٹن پر ہی لکھ ڈالے

وقت کے ہاتھوں بکھرے گا جب کبھی یہ دُنیا کا شیرازہ
یہ سانیٹ ارل آف ساؤتھمپٹن کی یادوں کو رکھیں گے تازہ

☆☆☆

Lady Clare

Alfred lord Tennyson

(1809 _ 1892)

لیڈی کلیئر

If was the time when lilies blow ,

And clouds are highest up in air ,

Lord Ronald brought a lily _ white _ doe .

To give his cousin . lady clare.

آمد بہار کی تھی کھلے تھے کنول کے پھول   بادل تھے آسمان کی رفعت پہ تیز گام

لایا رونالڈ لیڈی کلیئر کے واسطے   بچہ ہرن کا ایک کنول سا سفید فام

I trow they did not part in scorn ;

Lovers long _ betroth'd were they ;

They two will wed the morrow morn ;

God's blessing on the day ! .

سچ ہے ۔ وہ ہم کبھی خفا ہوئے نہ تھے   مدت سے منگنی تھی چلے تھے دونوں بیاہنے

تھا اگلی صبح بیاہ کا فیصلہ   اس دن نیک دن پہ رحمت خدا کرے

He does not love me for my birth ,

Nor for my lands so broad and fair ,

He loves me for my own true worth ,

And that is well , said lady clare

اعلیٰ نسب ہی میرا نہیں اُسکی وجہ عشق   ہرگز نہیں اُسے ہے بڑی جاگیر کی ہوس
اَوصافِ باطنی ہی پہ میرے ہے وُہ فِدا   اُسکے خلوص خوب پہ میں مطمئن ہوں بس

In there came old 'Alice' the nurse ,
Said,"Who was this that went from thoe"?
In was my cousin , said Lady Clare
Tomorrow he wed with me ;

لیڈی کلیئر ایسی ہی سوچوں میں کھوئی تھی   آکر الائس نرس نے جب اُس سے یہ کہا
"یہ کون تھا ابھی جو گیا ہے ؟ تو بولی وہ   رِشتے کا بھائی تھا جو مجھے کل بیاہے گا

'O God thank'd !said Alice the nurse ,
That all cames round so just and fair ;
Lord Round is heir of all your lands
And you are not the Lady Clare ;

بولی الائس نرس کہ اللہ کا شکر ہے   انصاف کِتنا خُوب ہے پروردِگار کا
جو اصل میں تھی لیڈی کلیئر وہ تُو نہیں   وارث رونالڈ تیری زمینوں کا بن گیا

"Are ye out of your mind , my nurse , my nurse ?"
Said Lady clare , 'that ye speak so wild '
'As God's above , said Alice the nurse ,
I speak the truth : you are my child ;

کہنے لگی "دِماغ ٹِھکانے بھی ہے ترا   بے پر کی آج کیسی اُڑانے لگی ہے تُو؟"
بولی الائس نرس کہ اللہ کی قسم   سچ بات تو یہی ہے کہ بیٹی مری ہے تُو

The old Earl's daughter died at my bread ;
I speak the truth , as I live by bread !
I burried her like my own sweet child ,
And put my child in her stead .

جو اصل میں تھی ارلؔ کی بیٹی وُہ مرچکی　　جو زیرِ پرورش تھی برے ' رِزق کی قسم
بیٹی بتاکے اپنی اُسے دفن کر دیا　　تُجھ کو لِٹایا اُس کی جگہ رکھنے کو بھرم

Falsely , falsely have ye done ,
O mother , she said , if this be true ,
To keep the best man under the sun
So many year's from his due .

بولی کلیئرؔ اُس سے "یہ اچّھا نہیں کیا　　جو کچھ تُو کہہ رہی ہے حقیقت ہے وہ اگر
محرُوم اپنے حق سے رکھا تُو نے اِتنے سال　　اُس مرد کو شریف ہے جو اِس زمیں پر

'Nay,now, my child ; said Alice the nurse ;
'But keep the secret for your life ,
And all you have will be Lord Ronald's
When you are man and wife ?

بولی الائس "او بری بچّی ! نہیں ۔نہیں　　رکھنا ہے راز تُجھ کو چھُپا کر یہ عُمر بھر
وارث وُہ خُود بخود تِری املاک کا ہُوا　　جب راہِ زندگی میں ہو تُم دونوں ہم سفر

' If I'm a beggaz born , she said ;
'I will speak out , for I dare not lie .
Pull off , pull off , the brooch of gold
And fling the diamond necklace by ;

اولاد ہوں جب ایک بھکارن کی میں تو پھر　　　بہ دوں نہ اپنی بات زمانے سے برملا
زریں بروچ میرے بدن سے اُتار دے　　　ہیروں کا ہار کر دے گلے سے مرے جُدا

Nay now , my child , said Alice the nurce ;
'But Keep the secret all ye can ;
She said , Not so : but I will know
If there be any faith in man ,

''ہرگز نہ کرنا ایسا تو بچی'' یہ بولی نرس　　　رکھنا ہے راز تجھ کو یہ تا زندگی نہاں
کہنے لگی یہ لیڈی کلئیر ''نہیں نہیں''　　　یوں مرد کی وفا کا میں کر لوں گی اِمتحاں

'Nay now , what faith ? said Alice the nurce
'The man will cleave into his right
'And he shall have it , the lady replied
'Tho' I should die to - night ;

بولی الائس ''پوچھے گا جذبِ وفا کو کون ؟　　　اپنے حقوق کا وہ کرے گا مطالبہ
لیڈی نے یہ کہا اُسے بے شک ملے گا حق　　　''مر جاؤں گی میں شب کو مگر'' نرس نے کہا

Yet give one kiss to your mother dear !
Alas , my child ,I sinn'd for thee
'O mother , mother , mother , she said ,
' So strange it seems to me ;

"اے جانِ مادر آ میں جبیں تیری چوم لوں   میں نے کیا گناہ خیانت ترے لئے'
اے میری پیاری اماں ! کلئیر پکار اُٹھی   اب تو بدل گیا ہے سبھی کچھ برے لئے

Yet here's a kiss for my mother dear ,
My mother dear , if this be so ,
And lay your hand upon my head ,
And bless me , mother ere I go.

سچ ہے اگر یہ بات تو اے مادرِ عزیز   حاضر ہے میرے پیار کا بوسہ قبول کر
ممتا کا اپنی ہاتھ مرے سر پہ رکھ کے تو   آشیر باد دے مجھے رُخصت سے پیشتر

She clad herself in a russet gown ,
She was no longer lady clare
She went by dale , and she went by own ,
With a simple rose in her hair

کھدر کے بھورے گاؤن میں ملبوس ہوگئی   لیڈی کلیئر اب وُہ نہیں یہ سمجھ لیا
گزری اُسی لباس میں پست و فراز سے   زُلفوں میں اِک گُلاب فقط تھا ٹنکا ہُوا

The lily white doe Lord Ronald had brought
Leapt up from where she lay ,
Dropt her head in the maiden's hand ,
And followed her all the way

رونالڈ نے دیا تھا ہرن جو سفید فام   فوراً لپک کے ساتھ کلیئر کے ہو لی
لیڈی نے اپنے ہاتھ سے سہلایا اُسکا سر   پیچھے وُہ اُسکے چلتا رہا سارا را

own stept Lord Ronald from his tower
'O Lady clare , you shame your worth !
hy came you dresty like na village maid
That are the flower of the earth ?'

رونالڈ اپنے بُرج سے اُترا تو کہہ اُٹھا   شایانِ شاں ترے نہیں یہ وضع جانِ من
دیہاتی لڑکیوں کا سا پہنا ہے کیوں لباس؟   باغِ جہاں کا تُو تو ہے سب سے حسین سم

I come dresty like a village maid
I am but as my forturen are :
m a begger born ; she said
And not the Lady clare

دہقانی وضع قطع میں آئی ہُوں میں تو کیا   یہ ہے وہی جو میرے مقدّر میں ہے لکھ
اُولاد ہوں غریب بھکارن کی آج بھی   دھو کے سے ماں نے لیڈی کلیئر بنادی

Play me no tricks ; said Lord Ronald
'For I am your in word and in deer ;
lay me no tricks ; said Lord Ronald
'Your ridder is hard to read !

بولا رونالڈ "مجھ سے یہ چالاکیاں نہ کر — میں تیرا ہو چکا ہوں ہمیشہ کے واسطے
قول و عمل سے تیرا ہوں' باتیں نہ اب بنا — مت ڈال یہ پہیلیاں اللہ کے واسطے

O , and proudly a stood she up !
Her heart within her did not fail
She look'd into Lord Ronald's eyes,
And told him all her nurse's tale

لیڈی کلیئر اُٹھی بڑے فخر و ناز سے — دِل میں رہا ذرا بھی نہ احساسِ کمتری
جُرات سے پھر رونالڈ کی آنکھوں میں جھانک کر — کہہ دی ہر ایک بات جو تھی نرس سے سُنی

He laugh'd a laugh of merry scorn ,
He turn'd and kiss'd her where she stood ;
If you are not the heiress born ,
And I , said he , the next in blood
If you are not the heiress born ,
And you shall still be 'Lady clare'
We two will wed tomorrow morn ,
And you shall still be 'Lady Clare',

سُن کر ہنسا، ہنسی میں اُڑادی ہر ایک بات — کہنے لگا وہ لیڈی کلیئر کو چُوم کر
کیا ہے اگر تُو وارثِ پیدائشی نہیں — رِشتے کی رُو سے ہوگیا حقدار میں اگر
کیا ہوگیا مِلی یہ وراثت اگر مجھے — کل صبح جانِ من مری بیوی بنے گی تُو
تُو کل تلک جو لیڈی کلیئر تھی مہہ جبیں — آئندہ بھی وہ لیڈی کلیئر رہے گی تُو

☆☆☆

;ay Not , the Struggle Nought Availeth

Arthur Hugh clough

مت کھو سنگھرش کا کوئی صِلہ ملتا نہیں

;ay not the struggle nought availath ,
The labour and the wounds are vain ,
'he enemy faints not , nor faileth ,
And as things have been they remain

مت کہو زخمِ مشقت کی خلش بے سُود ہے
مت کہو سنگھرش کا ملتا نہیں کوئی صِلہ ۔

دشمنوں کو زک پہنچتی ہے نہ ہوتے ہیں نراش
جیسے اب حالات ہیں ویسے ہی رہتے ہیں سدا

If hopes were dupes , fears may be liars
It may be , in yon smoke concealed
Your comrades chase e'es now the fliers
And , but for you , possess the field

خوف بھی باطل ہوں شاید، گر اُمیدیں ہیں فریب
جو حقیقت ہے قیاسوں کے دھوئیں میں ہو نہاں
فتح پالی ہو رفیقوں نے تمہارے ہی بغیر
بھاگتے دشمن کے ہوں اب وُہ تعاقب میں رواں

☆☆☆

For while the tired waves , vainly breaking ,
Seem here no painful inch to gain ,
For back though creakes and inlets making ,
comes silent , flooding in the main

لاکھ سر ماریں سمندر کی تھکی لہریں، مگر
اِنچ بھر آگے نہیں سرکیں، لگے یہ صاف صاف
پھر بھی یہ چُپ چاپ لَوٹ آتی ہیں ساگر میں، مگر
ڈالتی ہیں آگے ساحل کی چٹانوں میں شگاف

And not by easters windows only ,
When the day - light comes , comes in , the light
In front , the sun climbs slow , how plowly ,
But westward , look , the land is bright .

کھڑکیاں کمروں کی کُھلتی ہیں جو مشرق کی طرف
صِرف اُنہیں میں سے تو دِن کی روشنی آتی نہیں

دِھیرے دِھیرے چڑھ رہا ہے سورج اُوپر کی طرف
دیکھ کِتنی ہوگئی پُر نور مغرب کی زمیں

☆☆☆

The Eagle

Alfred Lord Tennyson

(1809 - 1892)

عُقاب

He clasps the crag with crooked hands
close to the sun in lonely lands
Ringed with the azure world hestands

جکڑ کر وہ کسی چٹان کو خمدار پنجوں سے
کہیں وِیران جنگل میں بہت نزدیک سورج کے
ہو نیلے آسماں پر چھلے سے لٹکا ہُوا جیسے

The wrinkled sea beneath him crawls ,
He watches from his mountain wall ,
And like a thunderbolt he falls .

ہت نیچے رواں ہے اُس جگہ اِک پُرشکن ساگر
وہاں بیٹھا ہوا کہسار کی اُونچی فصیلوں پر
شکار اپنا جھپٹ لیتا ہے بجلی کی طرح گر کر

"لائِٹ برگیڈ" کی یلغار

(پس منظر)

ایک واقعے کا ذِکر میں کرتا ہُوں آپ سے
تکمیلِ فرض کی جو درخشاں مثال ہے
سُن لیجئے کہ کہتے ہیں کِس کو بہادری
دُنیا بُھلا سکے گی نہ ہرگز یہ سانحہ

"جنگِ کریمیَن" کی ہے یہ ایک واردات
وُہ جنگ جو اٹھارہ سَو چوّن میں تھی چھِڑی
انگریز، تُرک اَور فرینچ اِک دھڑے میں تھے
اور دُوسرا فریق لڑائی میں رُوس تھا

کاسِک بھی تھے ہزار ہا مصرُوف جنگ میں
کاسَک جو ایک نامی قبیلہ ہے رُوس کا
دوران ِ جنگ 'بالاکلاوا' کا معرکہ
تُرکوں اور رُوسی فوج کے مابین ہوگیا

تُرکوں کی توپیں رُوسی لڑاکوں نے چھین لیں
جانب وُہ اپنے کیمپ کی دوڑا کے لے گئے
انگریز فُوج کو مِلی اطلاع اِس کی جب
سُن کر کمانڈر اُسکا غضبناک ہوگیا

نائب کمانڈر اُس کا جو تھا "لارڈ کارڈِیگن"
اُسکے سپُرد کی گئی کُچھ گھوڑ سوار فوج
چوٹی کے شہسوار تھے اُس میں چُنے ہُوئے
تعداد چھ سو سات تھی اُن سُور ماؤں کی

ہر گھوڑ سوار لیس تھا شمشیر و تیغ سے
تھا گھوڑ سوار دستے کا "لائٹ برگیڈ نام
آیا مدد پہ تُرکوں کی 'لائٹ برگیڈ' جب
پائی مقابلے پہ وہاں فوج بے شمار

ہتھیاروں سے مسلّح تھی پُوری طرح سے وُہ
بارُود، گولہ، توپیں سبھی کُچھ تھا اُسکے پاس
برسات کر رہے تھے وُہ گولوں کی ہر طرف
'لائٹ برگیڈ' کی وہاں وُقعت تھی کیا بھلا

اُس آگ اور دُھوئیں کے بگولوں کے درمیاں
واپس پلٹ کر آ گئے لایا وہ ٹکڑیوں کی سب گنتیں

"دی ٹائمز" روزنامہ نے سب شائع کر دیا
لائٹ بریگیڈ کی یہ شجاعت کا واقعہ

جب لارڈ ٹینی سن نے وہ اخبار میں پڑھا
اُس شاعرِ عظیم کا بھی خون اُبل پڑا

'لائٹ بریگیڈ' پر لکھی اُس نے طویل نظم
عنوان جس کا 'چارج آف لائٹ بریگیڈ' ہے

(تعارفِ شاعر)

کیا لارڈ ٹینی سن کی میں عظمت کروں بیاں؟
انگریزی شاعری کا کہیں اُس کو آفتاب

تسکینِ قلب ہوتی ہے اُس کے کلام سے
وہ مذہبی امور کا تھا شاعرِ عظیم

وہ تھا بہادروں کا تہِ دِل سے قدرداں
معقول تر اصول تھے اُس کی حیات کے

موسیقیت غضب کی ہے اُس کے کلام میں
جانِ ادب ہے "چارج آف لائٹ بریگیڈ" نظم

جس کا کیا ہے ترجمہ مجھ خاکسار نے

☆☆☆

The Charge of Light Brigade

Allfred Lord Tennyson

لائِٹ برگیڈ کی یلغار

(I)

Half a leaghe , half a league
Half a league onward ;
All in the valley of 'Death'
Rode the six hundred .

'منزل نہیں ہے دُور' فقط ڈیڑھ میل ہے — اِس سے زیادہ دُور نہیں اِس کا فاصلہ
القصّہ 'ہاف لِیگ' ہے دُوری یہ 'ہاف لِیگ' — بس ہاف لِیگ پر ہی تو دُشمن کی ہیں گنیں
اَور اُس کا توپ خانہ تُمھارا ہے منتظر — گولے برس رہے ہیں دھواں دھار ہر طرف
فرمان یہ سُنا تو وطن کے وُہ جاں نثار — وُہ سر فروش سُورما' چھ سو وُہ شہسوار
سر اپنا اپنا رکھ کے ہتھیلی پہ چل دِئے — اُس وادیِ خطر میں جو تھی مَوت کا کُنواں

Forward , the Light Brigade !
Charge for the guns "! he said ;
Into the valley of Death
Rode the six hundred.

"لائِٹ برگیڈ ! آگے بڑھو ! ہلّہ بول دو — تو پوں کو تُم چُھڑا لو عدُو کی گرفت سے"
اِس حکم کو سُنا تو وُہ مردان باوقار — وُہ سر فروش سُورما چھ سو وُہ شہسوار
دیوانہ وار کود پڑے رزم گاہ میں — گھوڑے اجل کی راہ میں ہر سُو بڑھا دِئے

(II)

"Forward , the Light Brigade !"

Was there a man dismay's ?

Not , tho ' the soldiers knew

Someone had blunder'd.

"لائٹ بریگیڈ آگے بڑھو" حکم تھا یہی — لیکن وہ جانتے تھے یہ فرمان ہے غلط
پھر بھی کسی جواں کے نہ ماتھے پہ تھی شکن — اِک شہسوار کا بھی نہ تھا دِل بجھا ہُوا
ہر چند دِل ہی دِل میں سبھی کو تھی یہ خبر — حملے کا حُکم دینا حماقت تھی سربسر

There's not to make reply ,

There not to reason why ,

There's but to do and die :

Into the valley of Death

Rode the six hundred.

لیکن اصول فوج ڈسپلن کا ہے یہی
تعمیلِ حُکم سے نہیں اِنکار کا سوال
ہے حُکم تو اٹل وُہ غلط ہو، کہ ہو صحیح
تعمیل لازمی ہے، کرو، چاہے جان جائے
آغوش میں قضا کے وہ بڑھتے چلے گئے

جو حُکم ہو کمانڈ کا تعمیل اِس کی ہو
گُنجائشیں چنین و چناں کی وہاں نہیں
تعمیل سے حذر ہو، یہ بیکار بات ہے
اتنا ہی جانتے تھے وُہ جانباز شہسوار
گھوڑے اُنھوں نے ڈال دِئے دشتِ مرگ میں

(III)

Cannon to right of them ,
Cannon to left of them ,
Cannon in front of them ,
Volley'd and thunder'd
Strom'd at with shot and shell
Boldly they rode and well,
Into the jows of death ,
Into the mouth of hell
Rode the six hunderd.

پَھیلا ہُوا دُھواں تھا زمیں سے فلک تلک   توپوں کی دِل شگاف گرج تھی فضاؤں میں

گولے برس رہے تھے دنادن چہار سمت   توپیں تھیں گولہ بار سواروں کے دائیں بائیں

بوچھاڑ سامنے سے بھی گولوں کی اُن پہ تھی   تھا آگ اور دھوئیں کا سمندر قدم قدم

بے خوف چیرتے ہُوئے جانباز شہسوار   بڑھنے ہی جا رہے تھے وُہ توپوں کے سامنے

آگے جہاں تھے موت کے جبڑے کُھلے ہُوئے   تھی شعلہ بار آگ جہنّم کی جِس طرف

پروانہ وار کود پڑے شعلہ زار میں   چھ سوٗ دلیر اوّر جیالے وہُ شہسوار

(IV)

Flash'd all their sabres bare,
Flash'd as they turn'd in air
Sabring the gunners there,
Charging an army while
All the world wonder'd:
Plunged in the battery - smoke
Right thro' the line they broke;
Coddack and Russion
Reel'd form the sabre - Stroke
Shatter'd and sunder'd.
Then they rode back, but not,
Not the six hundred.

دُشمن کی وُہ صفوں میں ہُوئے جا کے تیغ زن
مرد انہ وار ٹوٹ پڑے توپ خانہ پر
اُس آگ اور دھوئیں کے سمندر کو چیر کر
کاسک جوان تھے کہ وُہ رُوسی سپاہی تھے
ضربیں پڑیں کُچھ ایسی کہ چکرا کے رہ گئے
دِل میں تھا اُسکے جوش، ہتھیلی پہ جان تھی
تھے اِک طرف تو محض وُہ چھ سَو ہی شہسوار
جِس سے بزور تُرکی گنیں چھین لائے وُہ
بھگدڑ مچی ہُوئی تھی صفوں میں غنیم کی
وُہ سربکف لڑے تھے جو فوج غنیم سے
لوٹ آئے شعلہ زارِ جہنّم کو چیر کر

ننگی کٹاریں اُن کی چمکتی تھیں ہر طرف
تلواریں اُن کی کوندرہی تھیں ہواؤں میں
وُہ توپ خانے کی بھی حدیں پار کر گئے
تیغوں کی مارکاٹ سے سب بوکھلا اُٹھے
لایٹ برگیڈ اُن پہ اچانک جھپٹ پڑا
پھبتی اُڑا رہے تھے سبھی ہنس کے مَوت کی
مدِ مقابل اُن کے تھا اِک لشکرِ عظیم
اُن کا کمال دیکھ کے حیرت میں تھا جہاں
دُشمن سے جُوجھتے ہُوئے واپس وُہ آگئے
جبڑوں سے موت کے نکل آئے وُہ سرفروش
چھ سو بہادروں میں سے باقی بچے تھے جو

(V)

Cannon to right of them,
Cannon to left of them,
Cannon behind them
volley'd and thunder'd.
Strom'd at with shot and shell,
While horse and hero fell,
They that had fourght so well
Came thro ' the iaws of Death
Back fron the mounth of Hell
All that was left of them,
Left of six Rundred.

واپس ہوئے عدو سے گنیں جب وُہ چھین کر   توپیں تھیں دائیں بائیں بہر گام گولہ بار
پیچھے کی سمت سے بھی تھی گولوں کی مار دھاڑ   گولوں کی ہولناک دنادن کے درمیاں
پنجوں سے موت کے نِکل آئے وُہ سرفروش   آنچ اُن پہ آسکی نہ جہنّم کی آگ کی
واپس وُہ لا رہے تھے گنیں کیمپ کی طرف   گولوں کی اِک جھڑی تھی مُسلسل لگی ہُوئی
اِک زور دار جست میں ہی چھین لیں گنیں   اَور ایک دوڑ ہی میں پلٹ کر وُہ آگئے
اُن میں سے چند گھوڑے بھی اور گھوڑ سوار بھی   گولوں کی زد میں آکے ہُوئے موت کا شکار
بھٹّی سے موت کی جو سلامت نِکل سکے   گِنتی میں وُہ سپاہی تھے اک سو پچانوے/۱۹۵

(VI)

When can thie glory fade ?
O the wild charge thiy made!
All the world wonder'd.
Henour the charge they made !
Honouz the light Brigade,
Noble six hundred,

شہرت اَمر ہے اُن کی ، بھلائی نہ جائے گی تا حشر اُن کا نام رہے گا جہان میں

و اللہ کس غضب کی وُہ یلغار کر گئے شیروں کی طرح ٹوٹ پڑے وُہ غنیم پر

کچھ ایسی چال اُنھوں نے چلی کارزار میں جُرات کو جن کی دیکھ کے ششدر تھا کُل جہاں

لائٹ بریگیڈ کا ہمیں کرنا ہے احترام ان کی نہ مٹنے والی شجاعت کو سو سلام

وُہ کر گئے وطن کے لیئے کیا عظیم کام

Elegy the Death of A Mad Dog

Oliver Goldsmit

(1728 - 1774)

مرثیہ پاگل کُتے کا

Good people all , of evry sonet
Give ear unta my song ;
And if you find it wondrous shoet
It cannot hold you long.

ہر شعبۂ عمل میں، مصروف نیک لوگو! میں گیت اِک سُناؤں، تم اُس پہ کان دھرنا
اِس مُختصر بیاں کو، پاؤ اگر نِرالا جو بات نُکتے کی ہے، وہ اخذ اِس سے کرنا

In ialington there was a man
Of whon the wolrd migth say
That still a godly race he ran,
Whenever he went to pray.

'اِز لِنگٹن' نگر میں رہتے تھے ایک حضرت تعریف میں یہ اُنکی، کہتے تھے شہر والے
"وُہ بندۂ خُدا ہے ،وہ ہے فرِشتہ سیرت کرتا ہے وُہ عبادت،رب کی خُلوصِ دِل سے"

A Rind and gentle heart he had ,
To comfort frinds and foes ;
The nared evreyday he clad
When he put on his clothes.

وُہ مردِ نیک طینت، خد درجہ رحمدل تھا   ہو دوست یا کہ دُشمن، رکھتا تھا پیار سب سے
پوشاک پہنتا تھا، ہر روز جب وُہ اپنی   ننگوں کو بانٹتا تھا، خیرات میں وُہ کپڑے

And in that town a dog was found
As many dogs there be
Both mongrel, puppy, whelp and hound
And curs of low degree

ہِل مل گیا تھا اُس سے، بستی کا ایک کُتّا   ویسے تو اُس نگر میں، تھے بے شُمار کُتّے
پِپی، کوئی شِکاری، آوارہ، دوغلے بھی   کُچھ پست نسل کُتّے، دردر بھٹکنے والے

This dog and man at first were frinds;
but when a prique began
The dog , to gain some private ends ,
Went mad and bit the man.

یہ شخص اور کُتّا، پہلے تھے دوست باہم   لیکن یہ کُچھ دِنوں میں، کر بیٹھے کوئی جھگڑا
مقصد براریوں کے، لالچ میں آکے اِک دِن   اُس شخص کو اچانک، کُتّے نے کاٹ کھایا

Around formall the neighbouring streets
The wondering neighbours ran,
And swore the dog had lost his wits ,
To bite so good a man

حیرت زدہ پڑوسی، سوگند کھا رہے تھے   آگاہ کر رہے تھے، یوں کہہ کے شہر بھر کو
ہوش اپنے کھو چُکا ہے، یہ بد حواس کُتّا   اُف جس نے کاٹ کھایا، ایسے بھلے بشر کو

The wound seem'd both sore and sad
To every christan eye ;
And while they swore the dog was mad ,
They swore the man would die

ہر نیک آدمی کو، افسوس ہو رہا تھا   کُتّے کے دانت کا تھا، زخم اِس قدر نمایاں
ہر شخص کو یقیں تھا، کُتّا یہ باؤلا ہے   سب نے سمجھ لیا تھا، مرجائے گا یہ اِنساں

But soon a wonder came to light ,
That should the rogue lied ;
The man recover'd of the bite ,
The dog it was that died

لیکن سبھی نے دیکھا، کُچھ دِن میں یہ عجوبہ   زِندہ رہا وُہ اِنساں، جُھوٹے تھے لوگ یکسر
زہریلا کِس قدر تھا، اندر سے اُف وُہ اِنساں   کُتّا ہی مر گیا خُود، اُسکے لہُو کو چکھ کر

The Patriot ___ (An old story)

Robert Browning

(1812 - 1889)

مُحبِّ وطن ۔ اِک پُرانی داستان

(I)

It was roses , roses all the way ,
With myrtle mioced , in my path like mad ;
The house - roofs seemed to heave and sway ,
The church - spires flamed , such flogs they had ,
A year ago on this very day ,

گزشتہ سال میری رہگزر پر آج ہی کے دِن ہُوئی تھیں بارشیں مہندی کے پھولوں کی، گُلابوں کی
بڑا پُر جوش سواگت شہر والوں نے کیا میرا ۔ ہجوم اِک اَن گنت اُمڈا تھا اِستقبال کو میرے
مرے دیدار کی خاطر چھتوں پر لوگ یکجا تھے چھتیں اس بھیڑ کے بارِ گراں سے چرمراتی تھیں
اُدھر، گرجا گھروں کے برج تھے آراستہ ہر سُو ، کہ اُن پر سواگتی پرچم تھے رنگا رنگ لہراتے
وُہ جشنِ خیر مقدم تھا۔ مُجھی ناچیز کی خاطر

(II)

The air broke into a mist with bells ,
The old walls rocked with the crowd and cries ,

Had I said ,'good folk , mere noise repels

'But give me your sun from youder skies !'

They had answered ,' and afterwards , what els'e ?

اُدھر تھا گھنٹیوں کا شور اِدھر نعرے عقیدت کے ہوا چلنے کی بھی آواز دَب کر رہ گئی اُن میں

مرے شیدائی ایسی بوُڑھی دیواروں پہ بیٹھے تھے نظر آتی تھیں؛ جن کے بوجھ سے لرزیدہ دِیواریں

فِدا تھے مجھ پہ لوگ اِتنے کہ میں اُن سے جو یہ کہتا 'بھلے لوگو! تُمھارے شور و شر سے مجھ کو نفرت ہے

مری خاطر ذرا تُم دَوڑ کر سورج تو لے آوَ' تو فوراً حُکم کی تعمیل کرتے اور یہ کہتے

'کہ اِس سے بڑھ کے جو خدمت ہو اُسکو برملا کہیئے'

(III)

Alack , it was I , who leaped at the sun

To give it my loving friends to keep !

Nought man could do , have I left undone :

And you see my harvest , what I reap

This very day , now a year is run .

مگر میں ہی تھا جس نے جہد کی' توفیق سے بڑھ کر کہ جو اِمکاں سے باہر ہیں وُہ نایاب خوشیاں بھی

بہم کر کے کہیں سے ڈال دُوں میں اُنکی جھولی میں کِیا سب کُچھ جو ممکن تھا فلاحِ عام کی خاطر

کسر کوئی نہ چھوڑی میں نے اُن پیاروں کی خدمت میں ثمر لیکن مِلا اُس ناز برداری کا جو مُجھ کو

وُہ سب کے سامنے ہے' چشمِ عبرت سے اسے دیکھو کہ پُورے سال کے بعد آج بھکتوں گا سزا اُسکی

(IV)

There's nobody on the house - tops now ---
Just a palsied few at the windows set ,
For the best of the sight is , all allow ,
At the shambles ' gate -
or , better yet ,
By the very scaffold's foot , I trow .

مکانوں کی چھتوں پر اب نہیں کوئی تماشائی
فقط کُچھ لوگ جو مفلوج ہیں' چلنے سے عاری ہیں
کہ باقی سب تو ہیں بہر تماشا جمع مقتل میں
' درِ مقتل پہ پہنچو' ۔ دیدنی ہوگا وہ نظارہ

جو مُجھ کو جانبِ دار و رسن جاتا ہُوا د
گھروں سے اپنے تکتے ہیں دریچوں کے قری
جو پیچھے رہ گئے ہیں اُنکو بھی تاکید کرتے
بہت نزدیک سے گر دیکھنا چاہو تو بہتر

کہ تُم عین اُس جگہ پہنچو جہاں پر نصب ہے سُولی

I go in the rain , and more tham needs ,
A rope cuts both my wrists behind ;
And think , by the feel , my forehead bleeds,
for they fling , whoever , has a mind,
Stones at me for my years misdeeds ,

گھٹا گھِر آئی ہے میں بھیگتا جاتا ہوں بارِش میں
بندھے ہیں میرے دونوں ہاتھ میری پُشت کے پیچھے
لگا ایسے کہ جیسے خُون ٹپکا میرے ماتھے سے

' مجھے وہ رسّیوں سے باندھ کر مقتل میں لے آ
رگڑ سے رسّیوں کی خُون بہہ نِکلا کلائی
خیال آیا کہ پتھر مُجھ پہ برسائے ہیں لوگوں

برس بھر کی "بداعمالی" کی دیتے ہیں سزا مُجھ کو

(VI)

Thus i enterd , and thus i go !
In trium fhs , peopel have drpped doon dead
paid by the world ,
'What dost thou owe
Me' ? __ God onigth queston ;
now inotead
'Tis God shall repay : I am safer so .

گذشتہ سال جب آنا ہوا تھا شہر میں میرا — انھیں لوگوں نے پُرشوکت بنایا میری آمد کو
انھیں نے اب مجھے بے آبرو کر کے نکالا ہے — وہ خُوش قسمت ہیں کتنے روم کے جرنیل کی صورت
عُروجِ آدمیت پر جو اپنی جان دیتے ہیں — وہ جن کے ساتھ دُنیا واقعی انصاف کرتی ہے
جب ایسے لوگ مر کر دوسری دُنیا میں جاتے ہیں — خدا یہ پوچھ سکتا ہے "یہاں کیا لینے آئے ہو"
تُمھارا قرض چکتا کر دیا ہے اہلِ دُنیا نے — مری حالت اُن انسانوں کے تو برعکس ہے بالکل
مرے احسان یہ کم ظرف دُنیا کیا چُکا سکتی — خُدا خود اپنے ہاتھوں سے چُکائے گا مرا قرضہ

وہ مُنصف ہے، وہ دستِ رحم میرے سر پہ رکھے گا
اگر محسن کشی کی ہے کسی نے تو خُدا جانے

اِطمینان

اگر دُنیا نے مُجھ سے بدسلوکی کی تو کیا شِکوہ　　جو میں قِسمت کا مارا، دِل شکستہ ہُوں تو کیا پروا

کروں کیوں آہ وزاری اپنے اِس حال پریشاں پر　　ہُوا کیا آج اگر پھانسی کے تختے پر مرا سر ہے

مُجھے پھانسی پہ چڑھنے کا نہیں اب خوف رَتی بھر　　تسلّی ہے کہ جب اپنے خُدا کے پاس جاؤں گا

کہے گا "آفریں ہے۔ آئے ہو تم سُرخُرو ہو کر　　گناہوں کو تمھارے میں نظر انداز کرتا ہوں

کہ بے وقعت ہیں سارے پاپ جب دِل میں سلگتا ہے　　تُمھارا جذبۂ حُبِّ وطن انگارے کی صُورت

کرم پر کِس لئے ہنسنا، ستم پر کاہے کا رونا　　یہ سب بیکار ہے یارو کہ جب ظُلم اور رحمت کا

بھروسا ہی نہیں کب، کِس سے اور کِس طور ہو جائے　　مِیاں جانے دو اِن باتوں کو یہ دُنیا ہی ایسی ہے

تُمھارا مشرب و ایماں جو ہے وُہ کام کر ڈالو　　تمھیں کیا فرق پڑتا ہے کہ تُم اللہ والے ہو

رضا اُس کی اِسی میں ہے کہ تُم سولی پہ چڑھ جاؤ　　بڑھو ہنستے ہوئے تم چوم لو پھانسی کے پھندے کو

یہ دُنیا محسنوں کو قتل کر کے، سوچا کرتی ہے
یہی اِس کا چلن ہے۔ ہاں یہی دُنیا کی فطرت ہے

☆☆☆

ہجومِ مُشتعل کی سنگساری پر

مُجاہد کے تاثُّرات

مقدّر میرا مایُوسی ۔ بُرا انجام ناکامی مری تقدیر محرومی ' زمانے بھر میں بد نامی

جہاں والوں کی فطرت ہے کہ جھٹ یہ مُنہ بنالیں گے ذرا سی لغزِشوں پر بھی یہ کینہ دِل میں پالیں گے

یہ عُش عُش کرنے والے جو خوشامد کے ہیں شیدائی اُچھل کر جوش میں آکر جو 'زندہ باد' کہتے ہیں

یہی تو ہم کو ذہنی طور پر بیمار کرتے ہیں یہی بگلے بھگت بنتے ہیں آخر جان کے دُشمن

یہی بنتے ہیں اِک اچھے بھلے اِنسان کے دُشمن بڑے یہ خُودغرض اِنساں ہیں اِن کو کیا کہا جائے

خوشامد کر کے اُنگلی پر نچانا کام ہے اِن کا

اذِیّت دے کے اَوروں کو مزا لینا' سِتم ڈھانا بہت لوگوں کو اب یہ مشغلہ بھانے لگا دیکھو

بڑھا جاتا ہے اب لوگوں میں "رُجحانِ بداندیشی" اِدھر اللہ والے ناتواں اِنسان بے بس ہیں

اصول اپنے بدل سکتے نہیں بس ایک رستہ ہے کہ راہِ حق میں دے دیں وُہ خوشی سے اپنی قُربانی

شہادت تھی مری قِسمت' یہاں تک میں چلا آیا صلیب اپنی اُٹھائی مَیں نے خود اپنے ہی کندھوں پر

یہ لاتعداد لوگوں کا یہاں جمگھٹ لگا کیوں ہے؟ بہر سُو جشن کی صورت میں ہنگامہ بپا کیوں ہے؟

یہ بپھرے سانپ کی مانند مجھ پر کیوں لپکتے ہیں؟ کوئی تیکھا نشہ اِن کے دِماغوں میں سمایا ہے

کہ ان کے خون میں شاید کسی نے زہر گھولہ ہے یہی تو میرے استقبال میں نعرے لگاتے ہیں

یہی دیوار و در کو میرے سواگت میں سجاتے تھے بہت خوش تھے یہ مُجھ سے آج کے دِن اِک برس پہلے

یہ دُنیا ہوگئی ہے شائق اب جلسوں' تماشوں کی جلوسوں اور تقریبوں کی' نعروں ڈھول تاشوں کی

یہاں تو جنم' شادی' موت سب کُچھ اِک تماشا ہے سماجی رِیت ہے' تفریح کی خاطر دِکھاوا ہے

نئے فِتنے جگائے جاتے ہیں ایسے تماشوں میں ہے بد قِسمت ' بنے جو مرکزِ چشمِ تماشائی

مری دستار سے جو سُرخ جھالر رُخ پہ پڑتی تھی وہی بڑھ کر مرے چاک ِ گریباں تک اب آپہنچی

مرے اللہ، یہ جھالر نہیں ہے، خوں کی دھاریں ہیں ہجوم مُشتعل نے بھاری پتّھر مجھ پہ پھینکے ہیں

دِیا ہے آج مُجھ کو قیس اور منصور کا رُتبہ مگر ہے کوئی اتنی بھیڑ میں جو پھول بھی مارے
کہ جس کی ضرب کاری دل کی گہرائی میں جا بیٹھے اور اُسکے درد سے میں روؤں، چیخوں اور تڑپ اُٹھوں
یہ پتھر والہانہ بھیڑ کی جانب سے آتے ہیں یہی دیوانگی کل بھی تھی گل برسانے والوں سے
ہنسی آنے لگی ہے اِن کی بے عقلی پہ اب مجھ کو ثبوت اپنی خِردمندی کا مُجھ کو دینے آئے ہیں
یہ پتھر ہی مِری خِدمات کا انعام ہیں گویا شکستہ ہے بدن پر حوصلہ میرا نہیں ٹوٹا
خوشا اِس سنگساری سے مِرا اب جاں بلب ہونا
یہ میرے پاؤں کے نیچے جو میرا خون بِکھرا ہے سہاگن مانگ کا سینڈور اِس صورت سے جلتا ہے
لپیٹ اُوپر سے اُٹھی اور پھر پنچوں تک آ پہنچی پگھل کر بہہ گئی ماتھے کی اُسکے، سُرخ بِندیا بھی
بلکتے، چیختے، روتے، سِسکتے ناتواں بچّے فضا میں گونجتی ہے چار سُو آہ و بُکا جن کی
پگھلتی لال سی شئے جسم سے میرے ٹپکتی ہے یہ میرے ہاتھ پیچھے کو بندھے ہیں چھو نہیں سکتے
نہ ٹپکے آنکھ سے جب تک لہو اُسکو نہیں کہتے ٹپکتا ہے جو ماتھے سے ہی تو سوچو لہو کیا ہے
بلائیں لے رہا ہے دیکھئیے، کِس شوق سے جھک کر مِرے قدموں کی، ماتھے سے نکل کر خُوں کا فوارا
یہ میرا خون ہی تو مانگ کا سینڈور ہے اُسکی مُجاہد کی جو بیوہ ہے حقیقت میں سہاگن ہے
نہ کیجئے فِکر بچّوں کی، مِرا ہی خون ہے اُن میں شہیدِ قوم کے بچّے ہیں خود قسمت بنالیں گے
شہیدو! سرفروشو! غازیو! ایثار کے پتلو! دِکھاؤ صبر و ضبط ا، تا کہ ہی ایزا رساں سارے
ستم کے سارے حربے آزما کر تُم پہ تھک جائیں کچوکے دینے والے اپنی طاقت پر ہیں شرمندہ
بالآخر ٹارچر کے ڈھنگ سب ناکام ہو جائیں یہ دُنیا دے بھی کیا سکتی ہے اپنے غمگساروں کو
کرے گی ٹارچر یہ اُنکے جسموں اور ذہنوں کو اذّیت بخشنا تو محسِنوں کو اِن کی فِطرت ہے
وفاؤں کا صلہ کم ظرف لوگ اِس کے سِوا کیا دیں
خُدا والو! کرو تقلید تُم بھی اِبن مریم کی ستم برداشت کرنے کی صلاحیت کر پیدا
تمہارے پنکھ نوچے جائیں گے مت پھڑپھڑاؤ تم کوئی حسرت سے نہ باقی سینۂ قاتل میں رہ جائے
کہو اُس سے کہ تُم کو ذبح کر کے وُہ مزا پائے دِلآزاروں، سِتمگاروں کی بے رحمی یہ کج فہمی

مزا آتا ہے اِن کو ظُلم کرنے میں، ستانے میں بہانا کوئی مِل جائے کِسی پر ہاو ہُو کر لیں
کمینہ پن، تعصب اِن کے غُصے کا مُحرّک ہے کوئی شاطر سیاستداں اگر رُخ موڑنا چاہے
تو آسانی سے اِنکے غیظ کا رُخ موڑ سکتا ہے نشانہ اِن کے غُصے کا کسی کو بھی بنا ڈالے
سیاستدانو! دانشمندو! 'شمعِ حق کے پروانو'! لیا ہے جس کا ٹھیکہ تم نے اے اخلاق کے بندو!
حقیقت ہے کہ تم نے وُہ سماج ایسا بنایا ہے جو ہے اِنصاف کا بیری، جو ہے اخلاق کا دُشمن
ضعیف الاعتقادی اور خود غرضی کا مارا ہے بھلوں کا ہے یہ دُشمن اور بُروں کی قدر کرتا ہے
صداقت ڈھونگ ہے اِسکا، مدد کرتا ہے جھوٹوں کی یہ مُنہ زوروں سے، غنڈوں سے، ستمگاروں سے ڈرتا ہے
شریف و سادہ دل لوگوں کے اُوپر ظلم کرتا ہے یہ رُسوا کرتا ہے معصوم و سادہ لوح لوگوں کو
تُمھاری ہی، تُمھاری دین ہے ظالم سماج ایسا کہ اِس میں تُم کو اپنی حرص کی تکمیل کرنی ہے
تُمھاری کُچھ نجی اغراض وابستہ اِسی سے ہیں تُمھیں سچ مُچ سماج ایسا ہی ڈھونگی راس آتا ہے
تُم اِسکی ساری رمزوں اور ہتھکنڈوں سے واقف ہو بڑے استاد ہو، ماہر ہو تُم مطلب برابری میں
تم اسکے ہم نوا ہو یہ بھی عیّاری تُمھاری ہے
وطن کی خاک مُٹھی بھر جب اِن بچّوں پہ پھینکو گے تو میرے بے نوا بچّے تُمھارے مُنہ پہ تھوکیں گے
تُمھارا میں نہیں ہرگز گنہ گار اور اپرادھی خُدا کا شکر ہے، میری ہلاکت کے ہو تُم مُجرم
ستم تُم نے روا رکھا، وفا پر میں رہا قائم چلا ہوُں بن کے فاتح میں تو اُس اللہ کے آگے
مُجھے مقتل میں لے جاؤ، مُجھے پھانسی پہ لٹکا دو مگر لعنت سدا آئندہ نسلیں تُم پہ بھیجیں گی
شہیدِ قوم! تیری روح اللہ کی امانت ہے کہ جو ہر اِمتحاں سے، ہر کڑی سے سرخرو نکلی
فنا انجام ہے جو وُہ تو خاک جِسم کی ہے تیرا اگر غاصب ترے اِس جِسم کے ٹکڑے بھی ڈالیں گے
تو یہ حق ہے کہ تیری روح پھر بھی مر نہیں سکتی جو حق پر جان دے دیں وُہ اَمر اِنسان ہوتے ہیں

الیگزینڈر پوپ

(تعارفِ شاعر)

جانِ ادب تھا انگریزی کا شاعر الیگزینڈر پوپ
عیسوی سن سولہ سو اٹھاسی جنم کا اُسکے سال بنا
یہ تقدیر کا مارا شاعر گرچہ رہا تا عمر علیل
پھر بھی اِس نے انگریزی کے علم کو مالا مال کیا

حائل اُسکی نشو و نما میں ریڑھ کی ہڈّی کا تھا روگ
پست سے قد والا وہ شاعر ویسے بھی بدصُورت تھا
بچپن ہی سے قلب و بدن کی بیماری کا تھا یہ شکار
روگوں کا یہ تانتا اُسکی بپتاؤں کی کھان بنا

شہد سارے شہر کے اُس پر ہنس کر جملے کستے تھے
یوں سادہ دِل اس شاعر کا جینا بھی دُشوار ہُوا
بے ضمیر لوگوں نے پیہم ایسے اوچھے واروں سے
ذہنوں کو حسّاس ادیبوں کے اکثر مجروح کیا

پوپ نے اُن فتنہ سازوں کی ذہنیت پر طنز لکھے
ویسے تو خُوش خلق بشر تھا، پوپ خُدا کا بندہ تھا
اِسکی مت پُوچھو یہ دُنیا کس کو جینے دیتی ہے
اور پھر اک ایسے شاعر کو، حلیہ جس کا عجب سا تھا

پوپ نے اُن فتنہ سازوں کی ذہنیت پر طنز لکھے
ویسے تو خُوش خلق بشر تھا، پوپ خُدا کا بندہ تھا
اِسکی مت پُوچھو یہ دُنیا کس کو جینے دیتی ہے
اور پھر اک ایسے شاعر کو، حلیہ جس کا عجب سا تھا

اِنگلستان میں دھرم کیتھولک پر عائد تھی پابندی
اور یہ طُرفہ ظلم، کیتھولک باپ کا وُہ بھی بیٹا تھا
پوپ نے ساری عمر بسر کی پڑھنے میں لٹریچر کے
'اِلی یڈ' اور 'اُدیسی' کا بھی ترجمہ اُس نے خُوب کیا

اپنی جگہ تو ہر اک اِنساں خام و ناقص ہوتا ہے
اُسکو بناتا ہے رب کامل' اُس نے یُوہ سندیش دِیا
دانش ور لوگوں نے اُس فنکار کو دی تعظیم بہت
اپنے عہد کا سب سے اعلیٰ شاعر وُہ تسلیم ہوا

☆☆☆

World's Great Harmony

(From 'An Essay on man)

Alexander pope

(1688 - 1744)

ہم آہنگئ عالم

(پس منظر)

یہ اُن دِنوں کی بات ہے   تھا دَور دَورہ ظلم کا
وُہ وقت بھی تھا ہائے کیا ؟   اِنسانیت محصور تھی ؟
مظلوم تھی ، مجبور تھی   جکڑی ہُوئی رسموں میں تھی
اوہام میں تھی مُبتلا   گریاں تھی نسلِ آدمی

زور و حکومت کے سبب   تھے مست اہلِ اِقتدار
دِل میں کدُورت پالتے   اغراضِ ذاتی کے لئے
کرتے تھے پیکار و وغا   غارت گری اَور کشت و خُوں
جبر و سِتم چنگیز سا   معصوم و محنت کش عوام

اِن کی نظر میں تھے غلام   بیداد و استحصال کی
چکّی میں پِستے تھے مدام   پھیلی ہوئی تھی ابتری
اخلاق و دیں مفلوج تھے   بگڑا تھا دُنیا کا چلن
تہذیبِ انساں کے لئے   بحران ہیبت ناک تھا

کُچھ دور ایسا آگیا   ہیجان تھا ہر سو بپا

☆☆☆

World's Great Harmony

ہم آہنگیٔ عالم

'Twas then , the studious head or generous mind,
Follower of God or friend of human kind,
Poet or patriort , rose but to restore
The faith and moral .

اُس دَورِ اِستبداد میں — اس رنگ کی بیداد میں
کُچھ اہلِ دانش، نیک دِل — کُچھ ذی شعور اِنسان جو تھے
فیاض دِل ، اہل خُدا — اہلِ وفا ، اہلِ صفا
غمخوارِ نوعِ آدمی — شاعر ، محبانِ وطن
المختصر یہ سب کے سب — آوازِ حق بن کر اُٹھے
ایمان اور اخلاق کی — پھر سے بحالی کے لئے

Nature gave before ;
Relumed her ancient light , not kindled new ;
If not God's image , yet his shadow drew ;

دَورِ سلف کی روشنی — اُس دَورِ استبداد سے
پہلے تھی جو پھیلی ہُوئی — قدرت کی تھی بخشی ہُوئی
اَور اِس نظام نو سے پھر — دُنیا بنی جنّت نما
لَوٹی ہُوئی وُہ رَوشنی — اللہ جیسی تو نہ تھی
گو عکس تھی اُس کا مگر — کُچھ کم نہ تھی یہ بات بھی
مُورت نہیں بھگوان کی — پر چھائیں ہی اُسکی سہی

Taught 'Power's' due use to people and to
kings ,
Taught nor to slack , nor strain its tender strings ,
The less , or greater , set so justly true ,
That touching one must strike the other too ;

اہلِ حکومت سے کہا   صاحب دِلوں نے برملا
یہ درس لوگوں کو دِیا   اب تو خدارا سیکھیے
شاہوں میں، لوگوں میں بہم   طاقت کے استعمال میں
کیا ہے رَوا، کیا ناروا   اِنصاف کی بُنیاد پر
فرض حکومت ہو ادا   اپنا سماج اِک ساز ہے
تاروں کو اِسکے چھیڑیے   نرمی سے اُور با احتیاط
نازک بہت ہیں اِسکے تار   حاکم بھی اُور محکوم بھی
رکھیں نہ ڈھیلے اِسکے تار   اِن کو نہ اِتنا بھی کسیں
جس سے شکستہ ہو یہ ساز   جادُو اثر سنگیت اِک
یہ ساز پیدا کر سکے   سُر میں ہم آہنگی رہے
اِک تار کو چھیڑیں اگر   تو دُوسرے بھی دیں نوا
یعنی رِعایا کے سبھی   طبقات کی بہبود ہو
سب کا برابر ہو بھلا   ہر اِک کو یکساں حق مِلے
جائز تناسب رہ سکے   قائم توازن رہ سکے

Till jarring interests of themselves create ,
The according music of a well - mixed state ,
Such is the world's great harmony that sprin gs
From Order , union , full condent of things!
Where small and great , where meak and mighty

made

To serve , not suffer , sterngthen , not invade

یوں مملکت مخلوط ہو — گو ہو قیادت ایک کی
تھوڑے، بہت ہوں سب اہم — طاقت میں سب طبقات کی
ہے اِک توازن لازمی — ایسا توازن رہ سکے
باہم مفادوں میں اگر — ٹکراؤ بھی آئے کبھی
تو سُوجھ بوجھ ،انصاف سے — ایسی نکالیں راہ وُہ
ہوجائیں سارے مطمئِن — اِس ساز کی آواز میں
دائم سُریلا پن رہے — قائم ہم آہنگی رہے
ایسا نظام مملکت — جِس میں سبھی چھوٹے بڑے
سارے قوی و ناتواں — اِس طور ہم آہنگ ہوں
جو بھی کہیں ، جو بھی کریں — ہو بات نظم و ضبط کی
جِس میں سبھی کی ہو رضا — پیدا ہو ایسی ایکتا
دیکھیں سبھی سب کی خُوشی — سب خادم و مخدوم ہوں
دُکھ دے، نہ دُکھ پائے کوئی — ایسا نظام عافیت
پاتا ہے استحکام بھی

More Powerful each as needful to the rest ,
And in proportion , as it blesses ,blest ,
Draw to one point , and to one center bring
Beast , man , or angle , servant , lord or king

ایسا نظام مملکت — جِس میں سبھی چھوٹے بڑے
حسبِ تناسب لے سکیں — حِصّہ رفاہِ عام کا
اَور اُن میں کچھ اَیسے بشر — جو مقتدر اصحاب ہوں
اِمداد دیں بخشیں اماں — کم مرتبہ افراد کو
توفیق جتنی ہو ، کریں — چھوٹوں سے اُتنی نیکیاں

دُنیا کے سارے لوگ ہوں　اِک دوسرے پر مہرباں
باہم دگر ہوں مُتّفِق　سب ایک مرکز سے بندھیں
سانجھی سبھی کی سوچ ہو　سانجھے مفادوں کے لئے
سانجھی ہوں سب کی راحتیں　اِنساں ہو یا حیوان ہو
جنّا ہو یا سلطان ہو　چاہے فرِشتہ ہو کوئی
آقا ہو، یا خادم، سبھی　باہم دِگر ہوں مہرباں

For forms of government let foods contest;
Whate'es is best administred is best ;
For modes of faith , let graceless zealots fight ;
His can't be wrong , whose life is in the right ;
In faith and hope the world will disagree ,
But all manking's concern is charity ;
All must be false that thwart this one great end ,
And all of God , that bless manking or mend .

کِس قِسم کی سرکار ہو
کیسی حُکومت چاہیئے
احمق ہیں جو، اِس بات پر
اُن کو جھگڑنے دِیجیئے
اعلیٰ وہی سرکار ہے
جِس میں ہو اچھا نظم و ضبط
افضل ہے بس ایسا نظام
آسودہ ہوں جِس میں عوام
مذہب ہے بہتر کونسا
اِس پر جھگڑنے دو اُنہیں

جو ہے تعصب کا شکار
کٹر ہیں جو ہٹ دھرم ہیں
دھرم اُن کا ہو کیونکر غلط
جو راستبازی سے جییں
ہوں لاکھ مذہب مُختلف
چاہے عقیدت ہوں جُدا
مہرو سخاوت ' دان کو
مانا ہَے سب نے ہی بجا
اِس پاک نصب العین سے
کوئی عمل گر دُور ہَے
کذب و رِیا ہے سر بسر
وُہ رب کو نامنظور ہے
مت بھید کُچھ جس پر نہیں
بس یہ ہے سا نجھا راستا
اچھے وہی اعمال ہَیں
جن سے فلاحِ عام ہو
اِنسان کی اصلاح ہو
پائندہ سُکھ آرام ہو
سب پر خُدا ہو مہرباں
اصلاح وُہ سب کی کرے
ہادی وہی سب کا بنے!
☆☆☆

Ode On Solitude

Alexander pope

قصیدۂ تنہائی

Happy the man , whose wish and care
A few paternal acres bound,
Content to breath his native air
In his own ground.

صبر جس کو ہے وہی خُوش ہے   ہے اُسی تک آرزُو محدود جس کی

چند ایکٹر جو وارثت میں مِلی ہے   کاشتکاری کے لئے زرعی اراضی

اُور اپنی جنم بھُومی کی ہَوا میں   سانس لیکر اپنی دھرتی پر جو خوش ہے

☆☆☆

Whose herds with milk , whose fields with bread ;
Whose flocks supply him with attire ,
Whose trees in summer yield him shade
In winter fire

دُودھ دیتے ہیں جِسے اپنے مویشی   اور دیتی ہے اناج اپنی اراضی
اُور ریوڑ اُسکی بھیڑوں بکریوں کا   اُون سے اُسکو کرے کپڑے مُہیا
جس کے کھیتوں میں ہیں پیڑ اِتنے کہ جنکی   چھاوُں کا وُہ مُوسمِ گرما میں سکھ لے
جن سے باافراط لکڑی ہو میسر   موسمِ سرما میں جس سے آگ تاپے
جو ہے بے پروا، وہی دہقان خوش ہے

Blest , who can unconcern'dly find
Houre , days and years dlide soft away,
In health of body ; peace of mind
Quite by day .
Sound sleep by night ; study and ease
Togethert mixed ; sweet recreation ;
And innocence , which most does please
With meditation .

خوش نصیب اِنسان ہے وہ، جو جہاں میں بے تعلّق رہ کے دِن اپنے گذارے

جس کے گھنٹے ، دِن ، برس نشچنت بیتیں پُرسکوں ، پُراسترا حت ، خامُشی سے

تندرستی ذہن و تن کی ہو میّسر ذہن میں کوئی تناؤ ہو نہ دن بھر

چین سے لُطف کُتب بینی اُٹھا لے اور گہری نیند کا شب کو مزا لے

بے ضر ر تفریح بھی ہو زِندگی میں دھیان کی پاکیزگی ہو زِندگی میں

چین ہو ،آسودگی ہو زندگی میں خوش دِلی ہی ، خوش دِلی ہو زِندگی میں

جس سے خوش ہوں سب،وہی اِنسان خوش ہے

Thus let me live, unseen, unknown
Thus unlamented let medie
Steal from the world, and not a stone
Tell where I lie.

اِس طرح گُمنام سا جیون جیوں میں   بے تعلق اجنبی سا   اَور اکیلا

میری جانب سے ہو بے پروا زمانہ   مَیں مروں، تو ہو نہ کوئی رونے والا

چُپکے چُپکے مَیں گذر جاؤں جہاں سے   قبر پر میری نہ نہ کُتبہ کوئی گاڑے

ہو سکے جِس سے نہ عِلم اِسکا کِسی کو   مَیں کہاں ہُوں دفن اِس دھرتی کے نیچے

☆☆☆

رُباعی (ماخوز)   منظوم ترجمہ

حُب الوطن از مُلک ِ سُلیماں خوش تر   ہے عشق ِ وطن مُلک ِ سلیماں سے عزیز
خارِ وطن از سُنبل و ریحاں خوش تر   ہَیں خارِ وطن سُنبل و ریحاں سے عزیز

یُوسف کہ بمِصر بادشاہی می کرد   "کنعاں کی گدائی" یہ کہا یوسف نے
میگفُت گدا بردن کنعاں خوش تر   ہے مِصر کے شاہی کے بھی ساماں سے عزیز

☆☆☆   ☆☆☆

درفضیلتِ علم

(از "پندنامہ" شیخ سوری علیہ الرحمتہ)

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

خرد مند باشد طلبگار ِ علم
کہ گرم است پیوستہ بازارِ علم

کسے راکہ شد در ازل بختیار
طلب کردنِ علم کرد اختیار
طلب کردن ِ علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از و پیش قطع ارض
برو دامنِ علم گیر اُستوار
کہ علمت رساند بدارالقرار
میا موز جُو علم گر عاقلی
کہ بے علم بُودن بود جاہلی

زر و مال سب کچھ ہے بیکار سا
بشر علم ہی سے تو کامل ہُوا
پئے علم پگھلے بشر شمع ساں
کرے عِلم حاصل ہے جب تک تواں
کہ بے عِلم کوئی طلبگارِ حق
سمجھ ہی سکے گا نہ اسرار ِ حق
بشر کوئی بھی جو سمجھدار ہے
تو وُہ عِلم ہی کا طلبگار ہے
زمانے میں گرم اِسکا بازار ہے
اُٹھا فیض اِس سے 'جو ہشیار ہے
ازل سے جِسے نیک بختی مِلی
اُسے بس لگن علم ہی کی رہی
طلب عِلم کی فرض ہے اے بشر
کہ لازم ہے دُنیا سے کرنا سفر
پکڑ دامنِ علم کو زور سے
تجھے تا کہ جنّت میں پہنچا سکے
اگر تُو ہے عاقِل تو بس عِلم سیکھ
خُدارا اِسے تُو بصد عِلم سیکھ
ہے بے عِلم رہنا جہالت فقط
اُٹھاتا ہے بے عِلم ذِلّت فقط

☆☆☆

در اِمتناع از صحبتِ جاہلاں

جاہلوں کی صحبت سے بچنے کے بارے میں

از ''پند نامہ'' شیخ سعدی علیہ الرحمتہ

دِلا گر خِرد مندی وہوشیار
مکُن صحبتِ جاہلاں اختیار
زجاہل گُریز ندہ چُوں تیر باشِ
نیا میختہ چُوں شکر شِیر باش

ترا اژ دہا گر بود یارِ غار
از آں بہ کہ جاہلِ بود غمگسار
اگر خصمِ جانِ تو عاقل بود
بہ از دوستدارے کِہ جاہل بود
زجاہل نیاید جُز افعال بد
وزو نشود کس جُز اقوال ِ بد
سر انجامِ جاہل جہنم بود
کِہ جاہل نکو عاقبت کم بود
زجاہل حذر کردن اولیٰ بود
کزو ننگ ِ دُنیا و عقبیٰ بود

سُن ا دِل ذرا ! ہَے ذی ہوش اگر
کبھی جاہلوں سے رفاقت نہ کر
تُو جاہل کی صحبت سے یوں بھاگ تیز
کرے تیر جیسے کماں سے گریز
نہ ہو جاہلوں سے تُو شیرو شکر
کِہ صحبت میں بے علم کی ہے ضرر
اگر اژدہا ہو ترا ہم نشیں
تو وہ جاہلوں سے ہے بہتر کہیں
ترا دوست جاہل ' یقیں کر یقیں
خِرد مند دُشمن سے اچھا نہیں
بدی کے سِوا کُچھ نہ جاہل کرے
نہ بولے سِوا کُچھ خرافات کے
جہنم کو جاہل کی منزل سمجھ
مصیبت کو انجام ِ جاہل سمجھ
ضروری ہَے جاہل سے دامن بچا
نہ تُو اُسکے مُنہ لگ نہ آنکھیں مِلا
وُہ دُنیا میں بھی ہَے ذلیل اَور خوار
وُہ عقبیٰ میں بھی ہے ذلیل اَور خوار

☆☆☆

درمذمّتِ تکبّر

از "پندنامہ" شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

تکبّر مکن زینہار اے پسر
کہ روزے زدستش درائی بسر

کبھی میرے بیٹے نہ کرنا غرور
ضرر تجھ کو پہنچے گا اِس سے ضرور

تکبّر زِ دانا بود ناپسند
غریب آید ایں معنی از ہوشمند

تکبّر نہیں عاقلوں کو پسند
بُرا جانتے ہیں اِسے ہوشمند

تکبّر بود عادتِ جاہلاں
تکبّر نیاید زِ صاحب دِلاں

تکبّر تو کرتے ہیں بے علم لوگ
نہیں پالتے اہلِ دِل ایسا روگ

تکبّر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

عزازیل کو خوار اِس نے کیا
اُسے طوق لعنت کا پہنا دیا

تکبّر بود مایۂ مُدبری
تکبّر بود اصلِ بد گوہری

ہے سرمایۂ مُدبری یہ غرور
ہے بنیادِ بد گوہری یہ غرور

چو دانی تکبّر چرا می کُنی
خطا می کُنی و خطا می کُنی

تکبّر کو جانے ہے جب تو برا
تو کرتا ہے پھر کیوں خطا پر خطا

☆☆☆

در بیان آنکه دوستی را نشاید

اُنکے بارے میں جن سے دوستی اچھی نہیں

(از پند نامہ شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ)

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر | صحبتِ بد ہے مُصیبت اے پسر
تو طمع زاں دوست بردار اے پسر | اس سے نیکی کی اُمیدیں تُو نہ کر

ہر کِہ میگوید بدِ یہائے تو فاش | جو کرے تیری مذمّت بر ملا
دوست شمارش ، بہ او ہمدم مباش | اُس کو دُشمن جان ، ساتھی مت بنا

دوستی ہرگز مکُن با بادہ خوار | کر شرابی سے نہ ہرگز دوستی
از چناں کس خویشین را دُور دار | خُود کو ایسے شخص سے رکھ دُور ہی

مُنعمے گرمی کُند ترکِ زکوٰۃ | اہلِ دولت جو نہ دیتے ہوں زکوٰۃ
دُور از دے باش تا داری حیات | دُور رہ تُو اُن سے جیتے تاحیات

دُور شو زانکس کِہ خواہد از تو سُود | سُود کے طالب سے بھی تو رہ پرے
گر سرِ خود بر قد مہائے تو سود | چاہے تیری پاؤں پر وُہ سر گھسے

اے پسر از سود خوراں کُن حذر | سُود خوروں کے نہ تُو چکّر میں آ
خصمِ ایشاں شُد خُدائے داد گر | ان سے سمجھے گا خُدا روزِ جزا

آنکہ از مردم ہمی گیرد رَبا | سُود جو لوگوں سے لیتا ہے لعیں
زینہا او را نگوئی مرحبا | قابلِ تحسین وُہ ہرگز نہیں

در بیانِ فوائد خاموشی

چُپ رہنے کے فائدوں کے بیان میں

(از پندنامہ، شیخ فریدالدین عطارؒ)

اے برادر گر تو ہستی حق
جُو بفرمانِ خُدا مکشائے لب

بھائی میرے حق طلب ہے تُو اگر
مت بجز حُکم خُدا گفتار کر

گر خبر داری تو زحےّ الا یموت
بردہان خود بنہ مُہرِ سکوت

لایزال اللہ سے ہے گر آشنا
مُنہ پر اپنے مُہرِ خاموشی لگا

اے پسر پند و نصیحت گوش کُن
گر نجاتے بایدت خاموشی کُن

باندھ لے پلّے نصیحت کی یہ بات
سادھ لے چُپّی اگر طاہے نجات

ہر کرا گفتار بسیارش بود
دِل درُونِ سینہ بیمارش بود

جو ہے بڑبولا، فزوں گفتار ہے
یہ سمجھ لے اُس کا دِل بیمار ہے

عاقلاں را پیشہ خاموشی بود
پیشۂ جاہل مزا موشی بود

بے سبب کرتے نہیں عاقل کلام
ہے مسلسل بولنا جاہل کا کام

خامشی از کذب و غیبت واجب است
ابلہ است آں کو بگفتن راغب است

جھوٹ بولے یا چُغل خوری کرے
اِس سے بہتر بشر چُپ ہی رہے
کذب و غیبت کی طرف مائل ہے جو
غیر شائستہ سمجھ اُس شخص کو

ہر کہ در بندِ عبادت می شود
ہر چہ دارد جُملہ غارت می شود

لغو جو لکھے، بُرے کلمے کہے
سب اثاثہ اپنا وہ غارت کرے

دِل زپُر گفتن بمیرد در بدن   مُردہ دِل ہو گر زباں ہو بے لگام
گرچہ گفتارش بود دُرِ عدن   چاہے ہو دُرِّ عدن جیسا کلام

آنکہ سعی اندر فصاحت می کند   جو کوئی باتیں بناوٹ کی کرے
چہرہ دِل را جراحت می کند   چہرۂ دِل کو وہ خود زخمی کرے

رَو زباں را در دہاں محبوس دار   جا' زباں کو مُنہ میں تو پابند رکھ
وزخلائق خویش را مایوس دار   خلق پر دَر گُفتگو کا بندرکھ

ہر کہ اُ بر عَیب خُود بینا شود   عَیب اپنے دیکھتا رہتا ہے جو
رُوحِ اُو را عَیب خُود بینا شود   وُہ قوی کرتا ہے اپنی رُوح کو

☆☆☆

प्रार्थना دعاء

नमस्ते सते ते जगत्कारणाय
नमस्ते चिते सर्वलोश्रयाय

नमोऽ न्दैतत्तत्त्वाय मुक्तिप्रदाय
नमो ब्रहनणे व्यापिने शाखताय

تجھے سجدہ اے خالقِ کائنات — تو ہے مخزنِ دانش و آگہی
حقیقت ہے تو وحدہ کا شریک — تو ہے آسرا کُل خدائی کا بھی
تُو واحِد ہے، ہستی تری جاوِداں — نہیں تیرا ہمسر کوئی دُوسرا
تناسخ کے چکّر سے بخشے نجات
تُو ہر چیز میں ہے سمایا ہُوا

त्वमेकं शरण्यं त्वमेकं वरेण्यं
त्वमेकं जगत्पाल कं स्वप्रकाशम्

त्वमेकं जगत्कर्तृ पातृ प्रहर्तृ
त्वमेकं परं निश्चलं निर्विकल्पक्

تُو ہی بخشتا ہے ہر اِک کو اَماں — تُو ہر شخص کا اپنا کہلائے ہے
تُو ہر سارے عالم کا پرور دگار — تُو خُود نُور ہے، نُور پھیلائے ہے
جہاں کو بنائے، مٹائے بھی تُو — تُو ہے رازق و خالقِ کائنات
نہیں تیرا کوئی بھی قائم مقام
فقط اِک تری ذات کو ہے ثبات

वयं त्वां स्मरामो वयं त्वां भजामो
वयं त्वांजगत्साक्षि–रुपं नमाम:।

सदेकं निलानं निरालम्बमीशं
भवाम्मोलिपोतं शरण्यं व्रजाम:।।

ہمیشہ تجھے یاد کرتے ہیں ہم سدا تیری کرتے ہیں ہم بندگی
تُو دُنیا کی ہر چیز میں ہے نہاں وجود ِ جہاں ہے گواہی تری
وُہ دَولت ہے تُو جو سدا کام آئے تُو قائم ہے بے قید و بے انحصار
تری ذات ہے وُہ سفینہ کہ جو تناسخ کے دریا سے لے جائے پار

पिताऽसि लोकस्य चराचरस्य
त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान्।

न त्वत्समोऽ स्त्यप्यलिको कुत्तोडन्या
लोकत्रयेडप्यप्रतिम–प्रभाव ।।

محافظ ہے بے جان و جاندار کا تُو معبود ہے' ذات ِ اعلیٰ ہے تو
تری ذات ہے وَحدَہٗ لا شریک کہ تینوں جہانوں میں یکتا ہے تو

त्वमेव माता च पिता त्वमेव
त्वमेव बन्घुश्च सरवा त्वमेव ।
त्वमेव विघा द्रविणं त्वमेव
त्वमेव सर्व मम , देव –देव ।।

تُو ہی باپ میرا تو ہی میری ماں تُو ہی دوست 'محرم' تُو ہی علم وزر
غرض تُو سبھی کچھ ہے میرے لئے سبھی دیوتاؤں سے ہے اعلیٰ تر

☆☆☆

ہردیے کتھا

(یجُروید کے 'شِو سنکلپ سُوکت' کی تمہید کے طور پر)

کیا عجب شے ہے دِل ' یہ انساں کا جس کا ہر راز ہے معمہ سا
گوشت کا ایک لوتھڑا ہے یہ نرم پہلو میں جا ٹِکا ہے یہ

بار بار اِس کا ذِکر آتا ہے جب بھی قِصہ کوئی سناتا ہے
اِس کی حالت بتائی جاتی ہے اِس کی فطرت سُجھائی جاتی ہے

اِس کے بارے میں جو سُنا ہم نے اُس کا اِحساس بھی کِیا ہم نے
اِس کی مشہور ہے فسُوں سازی اور رُسوا ہے فِتنہ پردازی

دے کے تحریک یہ ہنسا تا ہے کبھی اِنسان کو رُلاتا ہے
ہے تبسُم کہ آہ و زاری ہے اِس کی یہ سب فریب کاری ہے

سُن لے اِسکی جو کوئی بھی حالت جان جائے وُہ اِسکی اصلیّت
اِس پہ ہوتا ہے جب بھی کوئی اثر پھیر لیتا ہے ایک اِک سے نظر

سانحہ جب بھی کوئی ہوتا ہے بیج بیزاریوں کے بوتا ہے
اِسکی گویا عجب کہانی ہے ہار اِس سے سبھوں نے مانی ہے
جس کو اَزبر ہے سرگذشت اِسکی
وہی سنتا ہے بازگشت اِسکی

(۲)

جِسم تو اِک مشین ہے گویا — کام کرتا ہے جس کا ہر پُرزہ
سانس ہے اعتدال پر جب تک — کار آور مشین ہے تب تک
مضمحل ہوں قویٰ نہ اِس کے اگر — رُخ پہ جینے کے ہوں عجب تیور
دِل، مگر شورشوں کا حامِل ہے — یہ تڑپنے میں مُرغِ بسمل ہے

کام ہوتے ہیں بے ثبات اِس کے — دِیدنی ہیں تغیرات اِس کے
ہے کبھی شاد تو کبھی مغموم — کب کہاں کیا کرے یہ نامعلوم
جِسم کی لرزشیں اِسی سے ہیں — پاؤں کی لغزشیں اِسی سے ہیں
زلزلہ خیز اِس کی ہیں حرکات — دیو پیکر ہیں اِس کے احساسات

ایک پر تو کرم پہ مائل ہے — دوسرے پر ستم پہ مائل ہے
آج ہے بے نیاز دُنیا سے — کل کو ہے ساز باز دُنیا سے
یہ ہے شعلہ بھی اِور شبنم بھی — زخم بھی ہے یہ اُور مرہم بھی
گھاؤ کرنے میں ہے سناں یہ دِل — واقعی ہے وبالِ جاں یہ دِل

صدمہ پہنچے فِگار ہو جائے — چوٹ سے بے قرار ہو جائے
ہے عجب شان و تمکنت اِسکی — چاہتا ہے یہ ناز برداری
ہو کے شامِل یہ سر بلندوں میں — کبھی پھنستا نہیں کمندوں میں
رات کو نیند بن پریشاں ہے — دِن کو آرام سے گریزاں ہے
گویا اپنی ہی دُھن میں رہتا ہے
اِسکی اپنی انوکھی دُنیا ہے

(۳)

وُہ جو طاعت گزار تھے اِس کے — وُہ بھی اِس کو کہاں سمجھ پائے
یہ ہے خود سر، کرے ہے من مانی — اِس پہ ہے اعتماد نادانی
چہرے چہرے پہ یہ ہُمکتا ہے — یا کِسی زُلف میں اٹکتا ہے
ایک لمحے میں یہ بھڑک اُٹھے — پل میں یہ پُر سکون ہو جائے

یہ تو ہے راہرو، سرابوں کا — آئینہ یا حسین خوابوں کا
اسکی آوارگی پہ مت جاؤ — اسکو مت بے عنان تُم چھوڑو
دِل سے کہہ دو رہے یہ سینے میں — ہو معاون تُمہارے جینے میں
یہ اگر ہاتھ سے گیا دیکھو — پھر نہ قابُو میں آئے گا دیکھو

جِس کے گُن رات دِن یہ گاتا ہے — جِس سے اِس کا پُرانا ناطہ ہے
ہر خرابی ہے اُس کی محفل میں — واں گیا تو پھنسے گا مُشکل میں
دِل کو آواز دو پلٹ آئے — اُور ہر گز نہ اُس طرف جائے
کوئی ہنگامہ پھر مبادا ہو — بارِ رنج و الم زیادہ ہو

اِس کو دِکھلاؤ وُہ گذر گاہیں — جو مُعیّن بڑوں نے کیں راہیں
یہ اگر ان سے دُور جائے گا — لَوٹ کر پھر کبھی نہ آئے گا
اِس کو سمجھا بُجھا کے لے آؤ — جِس طرح بھی ہو اِس کو بہلاؤ
نام پھر لے کہیں نہ جانے کا — اَیسی کوئی کشش کرو پیدا۔

☆☆☆

یجُروید ' کاشِو سَنکلپ سُوکت

यजुर्वेद शिवसकङ्घपसूत्त

यज्जाग्रंतो दूरमुदैति दैवं
तदुं सुप्रस्य तथैवैति।

दुरगङ्मं ज्योतिषां ज्योतिरेकं
तनमे मनं:शिवसकङ्घपमस्तु

(यजुर्वेद। अध्याय ३४। मनत्र। शिवसकङ्घप ऋषि। मनो देवता।)

لاکھ اِنسان جاگتا ہی ہو اَور وُہ چاہے سورہا ہی ہو
پھر بھی آزاد رَو ہے دِل اُسکا جابجا ہے یہ گھومتا پھِرتا
کبھی اَندر کی لَو جگائے ہے کبھی باہر یہ جگمگائے ہے
دِل کِہ ہے دُور جانے والا بھی اَور منبع ہے قربتوں کا بھی
یہی اِنساں کا رہنما بھی ہے رَوشنی کے مِنار سا بھی ہے
ہے یہ نُور اِزل کا مظہر بھی ربّ ِ اقدس کا ہے پیمبر بھی

ہو میرا دِل حق آشنا اللہ
نیک ہو اُسکی ہر ادا اللہ

येन कर्माण्वपसो मनीषिणों
युझे कृण्बन्तिं विदथेषुं घीरा

यदं पूर्वं यज्ञमन्त:प्रजानां
तन्मे मन:शिवसंमङ्घपमस्त्त ।।२।।

دِل میں جب کوئی عزم ہو پیدا آدمی اُس پہ ہو عمل پیرا
دِل کے ہی عزم اُور سہارے پر کرتا ہَے سخت معرکہ وُہ سر
رہے ثابت قدم جو دِل ہر پل آدمی بے دھڑک کرے گا عمل
جو خِرد مند اہل ِ ایماں ہیں متحمل مزاج اِنساں ہیں
کارِ تحقیق ہو کہ ہو وِگیان جنگ کا کام ہو کہ رب کا دھیان
اَیسے ہی لوگ باخلوص و وفا پاتے ہَیں اپنی محنتوں کا صِلا
قول کو اپنے جو نبھاتے ہَیں معرکہ جیت کر دِکھاتے ہَیں
دِل ہی تحریک بخشا کرتا ہَے دِل ہی سر چشمہ قوتوں کا ہَے
دِل ہَے بے شُبہ عنصرِ غیبی! حق کی بخشی ہُوئی توانائی
یہ جو باطن میں چھُپ کے بیٹھا ہے اُور معبود آدمی کا ہے
نیک اِرادہ ہو پاک دِل میرا مُجھ کو ترغیب ِ خیر دے وُہ سدا

यत्त्रज्ञानंमुत चेतो घृतिंश्च
यज्ज्यो तिरंन्तर मूतं प्रजासुं ।

यस्मान्न ऋते किंचनकर्म क्रियते
तन्मे मन:शिवसंकङ्घपमस्तु ॥३॥

دِل ہی تو جاننے کا آلہ ہَے سب کو پہچاننے کا آلہ ہَے
ہر اثر یہ قبول کرتا ہَے آگہی کا حصول کرتا ہَے
قوت ِ فکر و اکتساب ِ ہُنر حافظے کا مدار ہَے جس پر
خلق میں جو شعور ِ باطن ہَے غیر فانی جو نُور ِ باطن ہَے
ہاں وہی نُور، دِل ہے جس کا نام ہو نہ اُس کے بغیر کوئی کام
نیک اِرادہ ہو پاک دِل میرا مُجھ کو ترغیب ِ خیر دے وُہ سدا

☆☆☆

येनेद भूतं भूवनं भविष्यत्
परिंगृहीतममृतेन सवेमं।

येनं यज्ञस्तायते सप्रहोंता
तन्मे मनं: शिवसंकडल्पमस्तु ॥४॥

دِل کی انساں پہ حُکمرانی ہَے | دِل تو اِک جُزوِ غیر فانی ہَے
آدمی اِس کے ہی وسیلے سے | اِس کی توفیق کے کرشمے سے

حال اپنا سنوار لیتا ہَے | رُخ ماضی نکھار لیتا ہَے
کر کے دُنیا کی نعمتیں حاصل | خُود بناتا ہَے اپنا مُستقبل

زندگی کا جو یگیہ جاری ہَے | ہر عمل پر بشر کے طاری ہَے
سات ہوتے ہَیں یگیہ میں 'ہوتا' | آہوتی ڈالنا ہَے فرض اُن کا

پاک اگنی میں بس اُنہی کے ہاتھ | آہوتی ڈالتے ہَیں منتر کے ساتھ
زندگی ہَے اِسی طرح کا ہَوَن | آگ ہوتی ہَے اِس کی جب رَوشن

اِس ہَوَن کے بھی سات 'ہوتا' ہَیں | پانچ اُن میں ، حواسِ خمسہ ہَیں
ہَے چھٹی ''رُوح'' ساتواں ہَے ''غیب'' | جو ہَے موجود ہر جگہ لاریب

دِل ہَے یجمان یگیہ شالا میں | اِس سے روشن ہَیں زِیست کی راہیں
نیک اِرادہ ہو پاک دِل میرا | مشورہ مُجھ کو دے وُہ نیکی کا

☆☆☆

यस्मिन्नृच : सामयजूंषि यस्मिन्
प्रतिंठिता रथनाभा विवारा: ।

यस्मिंशिचत्तं सर्वमोतं प्रजानां
तन्मे मनं: शिवसंङकल्पमस्तु ॥५॥

زِندگانی ہے ایک رَتھ گویا اَور دِل جَیسا اِس کا ہر پہیّہ
ایک محور ہے بیچ پہیّے کے اُس دُھرے کے ہی گِرد یہ گھومے

دِل کے پہیّے کا جو یہ محور ہے گردشوں کا مدار جس پر ہے
جانیئے وُہ ہے علم اِنساں کا جو رہِ نیک کا ہے راہ نما

رِگ ' یجُر ' ' سام ' اتھرو ' چاروں وید کھولتے ہیں جو زندگی کے بھید
یہ دُھرے کی ہیں کیلیاں بے شک پُختگی کا ہیں یہ نِشاں بے شک

یہ دُھرے میں کُچھ اَیسے قائم ہیں رتھ کے ڈھانچے کا جزوِلازم ہیں
سارے لوگوں میں عقل جو بھی ہے دِل کے پہیّے کی وہ دُھری سی ہے

علم دُنیا کا اَور عقبیٰ کا جِتنا ہے وُہ ہے دِل سے پیوستہ
دِل ہی عرفان رکھنے والا ہے وید کا گیان رکھنے والا ہے
نیک اِرادہ ہو پاک دِل میرا
مُجھ کو ترغیب خیر دے وُہ سدا

☆☆☆

بھج گوبِندم - بھج گوبِندم

चर्पट पञ्जरिकास्तोत्र

दिनमपिरजनी सायं प्रात : ।
शिशिरस्वसन्तौ पुनरायात: ।

काल:क्रीडति गच्छत्यायु: ।
तदपि न मुञ्चतयाशा वायु: ॥

भज गोविन्दं भज गोविन्दं
भज गोविन्दं मूढ–मते ॥५॥

راتیں بیتیں اور سویرے مہر وماہ نے ڈالے پھیرے
سارے مَوسم وقت پہ آکر بیتے اپنے رنگ دِکھاکر
مَوسِمِ سرما ۔ فصلِ بہاراں گرمی کی رُت ۔ موسمِ باراں
کھیل مُسلسل کھیل رہا ہَے پاپوں سے من میل رہا ہے
عُمر اِسی میں بیتی جائے اُمیّدوں میں من بھرمائے
بہتر ہَے اے مُورکھ بندے نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

☆☆☆

प्राप्ते सन्निहिते मरणे
नहि नहि रक्षति डुकृञकरणे

अग्रे वहि पृष्टे मानु :
रात्रौ चिबुक – समर्पित – जानु :

करतल – मिक्षा तरुतल – वास :
तदपि न मुञ्चत्याशा पाश :

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूट – माते

نزع کا جب بھی وقت آئے گا   بے بس خود کو تو پائے گا
تیری خطابت' بھاشن تیرے   کام یہ تیرے آنہ سکیں گے
گو ہم نے جگ کو ٹھکرایا   جوگی بن کر چھوڑدی مایا
آگے اگنی سورج پیچھے   دن میں ہم گرمی سے تپتے
ٹھوڑی کو گھٹنوں پر رکھ کر   بیٹھ رہیں سردی میں شب بھر
ہاتھ میں ہے بھکشا کا کاسہ   پیڑ کے نیچے اپنا باسا
بھکشا ملے تو کچھ ہم کھائیں   ورنہ بھوکے رین بتائیں
اس پر بھی آشاؤں کا پھندا   اس پر بھی اچھاؤں کا دھندا
دامن دل پکڑے رکھتا ہے   بندھن میں جکڑے رکھتا ہے

بہتر ہے اے مورکھ بندے
نسدن بھجن ہری کا کرلے

☆☆☆

यावव्दित्तोपार्जन – सत्तृ :
तावन्निजपरि वार स्त्तृ

पश्चाद्रावति जर्जर देहे
वात्ती पृच्छति कोऽपि न गेहे

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ – मते

جب تک تن میں کُچھ طاقت تھی کی نہ کمی محنت میں کوئی
جب تُو دھن کرتا تھا پیدا سارا گھر تھا تیرا شیدا
اب یہ جسم ہُوا ہَے لاغر کام نہیں کر سکتا دِن بھر
اب نہ کمانے والا رہا تُو گھر والوں پر بوجھ ہُوا تُو
تُجھ کو نہ کوئی اپنا سمجھے کوئی تیری بات نہ پُوچھے
بھاگنا چاہے بھاگا نہ جائے گھر کو بھی اپنے چھوڑا نہ جائے
بہتر ہَے اے مُورکھ بندے نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

☆☆☆

जटिलो मुंडी लुंचित केश :
काषायांबर बहुकृत्त वेश :

पश्यन्नपिच न पश्यति मूढ :
उदर–निमित्तं बहुकृत्त वेश :

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ – मते

اُف رے پیٹ کی آگ اُف رے جِس کو بجھائے ہر صورت سے
پیٹ کی خاطر سب آڈمبر سادھُو بھی اب ہَے ایک گداگر
کوئی جٹا دھاری کہلائے کوئی پھرے ہَے سَر کو مُنڈائے
کوئی پہن کے بھگوے کپڑے در در جاکر بھکشا مانگے
سادھُو سب کُچھ دیکھ رہا ہَے اِس پہ بھی وہ انجان بنا ہَے
پیٹ کی خاطر ہر اِک بندا بھیس بنائے پھرتا ہَے کیا کیا
بہتر ہَے اے مُورکھ بندے
نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

भगवदीता किञ्चिदधीता।
गंगा–जल–लव–कणिका पीता॥

येनाकारि मुरारिसमर्चा
तस्य यम:किं कुरुते चर्चा

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ–मते

☆☆☆

پاٹھ کیا جس نے گیتا کا جو اِسکی تعلیم کو سمجھا
گنگا جل کی بُوندیں پی کر کرتا ہَے مَن کو پاک و منوّر
جِس کا ہمدم کرشن مُراری جسے ہَے اُس کی بھگتی پیاری
کیا اُس کا یم راج بگاڑے خود پر بھوآئے اُسکے آڑے

بہتر ہَے اے مُورکھ بندے
نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

अगडं गलितं पलितं पुण्डं
दशनविहीनं जातं तुण्डं

वृघ्दो याति गूहीत्वा दण्डं
तदपि न मुञ्चत्याशा पिण्डं

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मुढ–मते

حال عجب ہے تیرے بدن کا پڑ گئے ڈھیلے سارے اعضا
پیری آئی ۔بال پکے ہَیں سیمیں سارے بال ہوئے ہیں
مُنہ دانتوں سے ہُوا ہَے خالی چہرے کی حالت ہے بگوی

چلتا ہے گرتا پڑتا سا بُوڑھا ہے محتاج عصا کا
پھر بھی دامن اُمیدوں کا چھوڑ نہیں سکتا تو بُوڑھا

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِن بھجن ہری کا کر لے

☆☆☆

बालस्तावत्क्रीडासत्तर-
तररुणस्तावत्तररुणीरत्त: ।
वृघ्दस्तावच्चिन्तामग्न:
पारेन्नहाणि कोऽपि कोऽपि न लग्न: ।।

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ - मते

بچپن میں یہ شُغل تھا تیرا کھیلا کُودا ' دِل بہلایا
عَیش وطرب میں کٹی جوانی عِشق و ہوس میں کی من مانی
پیری نے جب آن دبوچا چنتاؤں نے تجھ کو نوچا
دِھیان خُدا کا پھر بھی نہ آیا مَن کو بھگتی میں نہ لگایا

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِ ن بھجن ہری کا کرلے

पुनरपि जननं पुनरपि मरणं
पुनरपि जननी - जठरे शयनं

इह संसारे खलु दुस्तारे
कृपया अपारे पाहि मुरारे

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ–मते

بار بار اس جگ میں آنا پیدا ہونا پھر مر جانا
ماں کے شِکم میں نُطفہ بن کر دُکھ سہنا نو ماہ برابر

قیدِ تناسخ دائم تیری — مُکتی تیری کیسے ہوگی
بحرِ تناسخ ہے بے پایاں — پار اُترنا نہیں ہے آساں
اُتریں پار وہی نر ناری — جن کا مانجھی کرِشن مُراری

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِ ن بھجن ہری کا کرلے

☆☆☆

वचसि गते क: काम–विकार :
शुष्के नीरे क: कासार :

नष्टे द्रव्ये क: परिवार :
ज्ञाते तत्त्वे क: संसार :

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ – मते

عمر ڈھلی اب رغبت چھوڑو — نفس پرستی، شہوت چھوڑو
کہنے کو تالاب بڑا ہے — پانی اس کا سوکھ گیا ہے
جب ہو پیڑ بدن کا سُوکھا — جیون کا ہر لُطف ہے رُوکھا
بے زر کا پریوار نہیں ہے — کوئی بھی غمخوار نہیں ہے
جس نے "تتو گیان" کو پایا — موہ نہ پائے اُس کو مایا
جان گیا جو اِس کی حقیقت — کیا اُس کو دُنیا سے رغبت

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِ ن بھجن ہری کا کرلے

☆☆☆

नारीस्तन मर नाभि–निवेशं
मिथ्या मायामोहावेशं

एतन्मास–वसादि–विकारम्
मनसि विचारय वारं वारम्

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ – मते

دِلکش جسم حسیناؤں کے ناف کے چکر' اُبھرے سینے
یہ اِک مایا جال ہے سارا حُسن فقط ہے ایک چھلاوا
بار بار تسکینِ شہوت ہے چربی اور خون کی حِدّت
سوچ حقیقت اِس کی کیا ہے یہ بس آنکھوں کا دھوکا ہے
بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

कस्त्वं कोऽहं कुत्त:आयात:
का मे जननी को मे तात: ।

इति परिभावय सव सारं
विक्ष्वं त्य त्तवा स्वन्पविचारं ।।

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ–मते ।।२२।।

سوچ کہاں سے تُو آیا ہے کون ہے تُو کِس کا جایا ہے
کون پِتا ماتا ہیں تیرے یہ ہیں سب کرموں کے پھیرے
یہ سب ہیں بیکار کی باتیں یہ ہیں سب اسرار کی باتیں
کیا کرنا ہے جان کے اِن کو جان سکے تو جان ایشور کو
جیون کا تُو سار سمجھ لے سپنا ہے سنسار سمجھ لے

چھوڑ دے اب دُنیا کا چنتن   توڑ دے مایا موہ کے بندھن

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِ ن بھجن ہری کا کر لے

गेयं 'गीता'नाम–सहस्त्रं
घ्येयं श्रीपति रुपंजस्त्रं

नेयं सज्जनसंगे चित्तं
देयं दीनजनाय च वित्तं

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ – मते

'گیتا پاٹھ' کا کر اُچّارن   'وِشنُو نام سہسر' کا سِمرن
رُوپ ہَیں صدہا 'وِشنُو جی' کے   کنت ہَیں وُہ 'دیوی لکشمی' کے
اچھے لوگوں کی سنگت کر   سادُھو سنتوں کی صحبت کر
دان تُو دے حاجت مندوں کو   مُفلِس اَور بے بس بندوں کو

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِس دِن بھجن ہری کا کر لے

यावज्जीवो निवसति देहे
कुशलं तावत्पृच्छति गेहे

गतवति वायौ देहापाये
मार्या विभ्यति तस्मिन्कांये

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ–मते

جسم کے اندر پران ہے جب تک تو زندہ انسان ہے جب تک
تیری خیر خبر پوچھیں گے بیوی اور پسر پوچھیں گے
سانس نکل جائے جب تن سے ٹوٹیں رشتے سب جیون کے
جس تن سے مانوس تھی بیوی خوف اسی سے وہ کھائے گی

بہتر ہے اے مورکھ بندے
نسدن بھجن ہری کا کرلے

सुखतः क्रियते रामायोग :
पश्चाघ्दतं शरीर रोग :

यघापि लोके मज गोविन्दं
तदति न मुञ्चति पापाचरणं

रथ्या चर्पट विरचित कथं :
पुण्य/पुण्य विवर्जित पथं

سکھ میں بھگتی ہوسکتی ہے رام سے پریتی ہو سکتی ہے
پیری میں کیا بھگتی ہوگی جب یہ کایا ہوگی روگی
موت ہی آکر جائے اماں ہے جان کے بھی انساں ناداں ہے
پھر بھی ہے پاپوں میں غلطاں ہوتا نہیں تائب یہ انساں

بہتر ہے اے مورکھ بندے
نسدن بھجن ہری کا کرلے

रथ्या चर्पट विरचित कथं :
पुण्य/पुण्य विवर्जित पथं

नाहं न त्वं नायं लोक :
तदपि किमर्थं क्रियते शोक :

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मूढ–मते

چوک میں ہاتھ اپنے پھیلائے   سادھو مہما پر بھو کی گائے

اُس کی واحد پونجی گدڑی   اب نہیں خواہش اُس کو کوئی

پاپ اور پن کا چکر چھوڑا   رِشتوں سے اُس نے مُنہ موڑا

مَیں بھی، تُو بھی، یہ دُنیا بھی   اُس کی نظر میں سب ہیں جھوٹی

صِفر ہے جب سنسار یہ سارا   پھر غم کیسا، کیسی چنتا

بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

कुरुते गंगासागरस्गमनं
व्रतपरीपालनमथवा दानं

ज्ञान विहीन : सर्व मनेन
मुत्तिं न मजति जन्मशतेन

मज गोविन्दं मज गोविन्दं
मज गोविन्दं मुढ-मते

چاہے جا تُو 'گنگا ساگر' سبھی تیرتھوں کے درشن کر

بَرت 'اُپواس 'دان بخشش سے ہر حیلے سے ' ہر کوشش سے

تیرا کبھی کلیان نہ ہوگا جب تک تُجھ کو گیان نہ ہو گا

چھوڑ دے سب یہ جھوٹی رسمیں مِلے نہ مُکتی سَو جنموں میں
بہتر ہے اے مُورکھ بندے
نِسدِن بھجن ہری کا کرلے

☆☆☆

عکسؔ بھارتی کی دیگر تصانیف

(مطبوعہ)

دو آتشہ: مشرق و مغرب کے ممتاز و نامور شعراء کی چند منظومات کے منظوم اُردو تراجم۔

(غیر مطبوعہ)

زندگی نامہ (زیرِ طبع): بھائی نند لعل گویاؔ کی فارسی غزلیات و رُباعیات کے منظوم اُردو تراجم (شاعر کی اصل بحروں میں)

(زیرِ ترتیب)

۱...... जीवन–स्तोत्र: بھائی نند لعل گویاؔ کی فارسی غزلیات و رُباعیات کے منظوم ہندی تراجم (شاعر کی اصل بحروں میں)۔

۲...... Psalm Of Life: بھائی نند لعل گویاؔ کی فارسی غزلیات و رُباعیات کے منظوم انگریزی تراجم

۳...... سنگ و آئینہ: طبع زاد اُردو غزلیات و رُباعیات و قطعات و منظومات کا مجموعہ۔

۴...... آیئے سنسکرت سیکھیے: (حصّہ اوّل) سنسکرت زبان و ادب پر ایک سرسری نظر۔
(حصّہ دوّم) فارسی گرامر کی طرز پر سنسکرت، فارسی اور انگریزی اصطلاحات کے ذریعے لکھی گئی اُردو میں سنسکرت کی آسان گرامر۔

۵...... سازِ ازل: "رِگ وید" کے اگنی، سُوریہ، اُشس، وات، پرجنیہ، یَم اور اِندر، سُوکتوں کے کُل ویدک سنسکرت کے منتروں کے منظوم اُردو تراجم۔

۶...... ऋग्गीतिका: رِگ وید کے مندرجہ بالا سُوکتوں کے کُل منتروں کے منظوم ہندی تراجم۔

۷...... Songs Of Eulogy: رِگ وید کے مندرجہ بالا سُوکتوں کے کُل منتروں کے منظوم انگریزی تراجم۔

☆☆☆

اظہارِ تشکّر

تہہ دِل سے شُکر گُوار ہُوں مُشفِق و محترم شاعرِ عالی مقام جناب ڈاکٹر شاب للت صاحب ۔ایم۔اے ۔پی۔ایچ۔ڈی کا، جنھوں نے سالہا سال مُسلسل اصلاح دے کر میرے کلام کو عیوب سے پاک کیا اور مجھے اِس قابل بنایا کہ میں اپنی شعری تخلیقات کا ہدیۂ ناچیز ادبی حلقوں میں پیش کرنے کی جسارت کر سکوں۔

"احسانِ او چو خُوں بعرُوقم گرفتہ جائے
خُونی کہ بیشتر شود از نیشتر مرا"

احسانمند ہوں مکرّم و معظّم جناب عتیق احمد عتیق صاحب مدیر سہ ماہی "توازن" (مالیگاؤں - مہاراشٹر) کا، جن کا دستِ شفقت ہمیشہ میرے سر پر رہا ہے، جنھوں نے میری پہلی شعری تصنیف "دو آتشہ" کے بعد اِس دوسری تصنیف "گُلبانگِ رفتہ" کی بھی کِتابت و طباعت کا اہتمام کِیا جن کی عظیم شخصیت اور اعلیٰ علمیت کسی تعارف کی محتاج نہیں اور جنھوں نے بیسیوں شعراء اور ادباء کو اپنی سرپرستی عطا فرما کر اُردو زبان و ادب کی خدمت سر انجام دی ہے۔

"سحاب کف ، محیط دل ، کریم خُو ، بسیط ظِل
تحرش در آب و گِل فخارہا وقارہا"

[منّت] پذیر ہوں، علی گڑھ کے علمی و ادبی حلقوں کی ممتاز شخصیت، پیکر اخلاص، ماہر فن عُروض، نیّر سخن محترم مظہرالاسلام صاحب، رمز آفاقی گنوری ثم علی گڑھ کا، جنھوں نے علم عُروض کی باریکیوں کے معیار پر میری شعری تخلیقات کو مشاطگی سے جلا بخشی۔

"آفریں بر کلکِ سحر انگیز آں صورت نگار
کز مہارت بر دہ مثیہا دریں صورت بکار"

ممنون ہوں بلند پایہ صحافی، محقّق اور ماہر تعلیم جناب ڈاکٹر اکبر رحمانی کا، جنھوں نے میری نگارشات کو اپنے معیاری تعلیمی جریدہ "آموزگار" میں جگہ دیکر مجھے اعلیٰ ادبی حلقوں سے متعارف کِیا۔ ہند و پاک کے نامور دانشوران، ناقدین و مُبصّرین ڈاکٹر ابوالفیض سید آبادی، جناب سیّد ظفر ہاشمی صاحب مدیر "گلبن" (احمد آباد) جناب ڈاکٹر تسخیر فہمی صاحب مدیر "رہنمائے تعلیم" (دہلی) اور جناب عاصم شہنواز شبلی صاحب (کلکتہ) نے میری پہلی شعری تصنیف "دو آشتہ" کے محاسن پر تبصرے تحریر فرمائے اور منظوم تراجم کی سمت میں میری اِس کاوش کو خوش آمدید کہہ کر اپنی کشادہ نظری اور ادب نوازی کا ثبوت دِیا۔ اِن سب حضرات کا دِل سے ممنون اور سپاس گزار ہوں۔ ----عکس بھارتی

ترجمے کا فن اور عکسؔ بھارتی......عتیق احمد عتیقؔ

کسی بھی دوسری زبان کی تحریر و تخلیق کو اس کی شانِ نزول اور اصل روح کے ساتھ اپنی مادری زبان میں منتقل کر لینے کا کام بڑے ہی جان جوکھوں کا ہوتا ہے اور تخلیقی عمل سے کچھ زیادہ ہی مشکل اور صبر آزما بھی۔ یہ کام تو وہی انجام دے سکتا ہے جو ترجمے کے فن اور اس کے تمام پہلوؤں سے کماحقہٗ آشنا ہو ورنہ ع "اس میں دو چار بڑے سخت مقام آتے ہیں"

چندر شیکھر عکسؔ بھارتی جی، انگریزی، سنسکرت اور فارسی جیسی علمی زبانوں پر اچھی دستگاہ رکھتے ہیں اور اپنی حاصل مطالعہ نظموں کے ترجمے اردو میں ایک عرصہ سے بڑی ہی کدو کاوش اور نہایت ہی خوبی کے ساتھ کر رہے ہیں۔

اِس بات میں ان کی اپنی ژرف نگاہی، عرق ریزی اور جاں سپاری کی والہانہ کیفیت کا منظوم اظہار یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ اصل مواد اور اس کے مصنف سے محبت وَمودّت کے بغیر تراجم کا یہ کام ممکن ہی نہ تھا لیکن ترجمے کے فن کی سدھ بدھ اور اس کی طرف جھکاؤ کی، اُن کی اپنی نشاطیہ کیفیت، کچھ اس طرح محرک ہوئی کہ انہوں نے متعدد دیگر بڑی زبانوں کے علمی و ادبی پیکر کو دوسرا پیکر دے کر نہ صرف اردو کو مالا مال کیا بلکہ **"دو آتشہ"** کی پیش کش کے ذریعے اپنے آپ کو بھی زندۂ جاوید کر لیا ہے۔

"دو آتشہ" "تراجم کے سلسلے کی پہلی اور **"گلبانگِ رفتہ"** "دوسری کڑی ہے۔ دیگر مرتبہ تصانیف بھی یکے بعد دیگرے کتابی شکل پاکر اردو کی بلوغت اور بالیدگی میں چار چاند لگا دینے کا پیش خیمہ ہی ثابت ہوں گی۔۔۔۔۔ عتیق احمد عتیقؔ
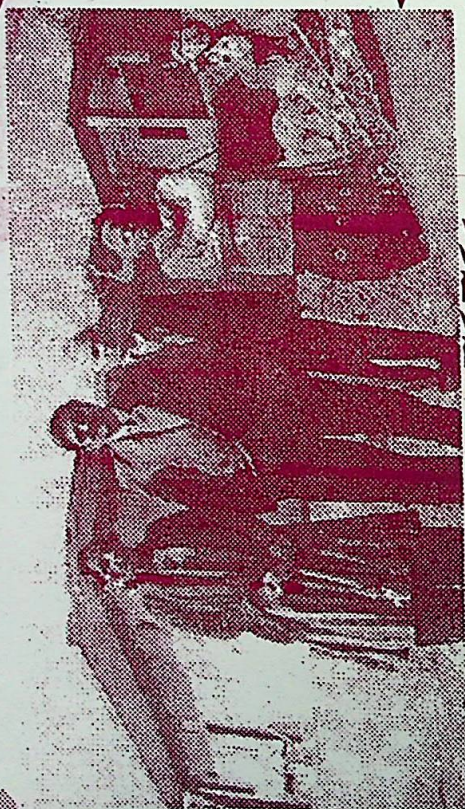
بیگم عکس، عکس بھارتی مع بھائی، بھاوج